Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

مصباح

احمدی خواتین کا
مذہبی علمی اور ادبی
ماہوار رسالہ

قادیان دار الامان سے ہر مہینہ کی ۱۵ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

جلد ۱۴ — ایڈیٹر — نمبر ۳

محمد یعقوب مولوی فاضل

چندہ سالانہ دو روپے
بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۴ ء

جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری کی بیعتِ خلافت پر مجلس ناصرات الاحمدیہ کی طرف سے مبارکباد کی قرارداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ کہ جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری جو حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے خسر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوّلین صحابہ میں سے ہیں۔ ۲۲ جنوری ۱۹۴۷ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت سے مشرف ہو گئے۔

مولوی صاحب موصوف نے ۱۸۹۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور اس کے بعد آپ صوبہ سرحد میں احمدیت کی تبلیغ کا ایک بھاری رکن رہے۔ مگر تقدیر الٰہی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد مولوی صاحب موصوف منکرین خلافت کے ساتھ شامل ہو گئے۔ اور ایک عرصہ تک غیر مبایعین کے نہایت ممتاز رکن رہے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ آپکی قدیم اور مخلصانہ خدمات کو ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اسلئے ایک عرصہ کے بعد جناب مولوی صاحب لاہوری پارٹی کی طرف سے بدظن ہو کر الگ ہو گئے اور اب خدا تعالیٰ نے آپکو توفیق عطا فرمائی۔ کہ آپ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت سے مشرف ہو گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مولوی صاحب موصوف کی بیعتِ خلافت پر نصرت گرلز سکول میں مجلس ناصرات الاحمدیہ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

"مجلس ناصرات الاحمدیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری کی بیعتِ خلافت پر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب اور انکی بیگم صاحبہ اور تمام جماعت احمدیہ کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے اور دُعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جناب مولوی صاحب موصوف کی اس بیعت کو مولوی صاحب کیلئے اور تمام جماعت کیلئے ہر رنگ میں بابرکت بنائے۔ اور آپکے خاندان کے ان افراد کو بھی جو ابھی تک بیعتِ خلافت سے الگ ہیں۔ اس سعادت کے حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(پریذیڈنٹ ناصرات الاحمدیہ)

ضروری اعلان

جیسا کہ مصباحی بہنوں کو معلوم ہے۔ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ بی اے۔ بی ٹی مصباح سوسائٹی کی پریذیڈنٹ تھیں۔ لیکن اپنی گوناگوں مصروفیتوں کی وجہ سے وہ سوسائٹی کے کاموں کے لئے زیادہ وقت نہیں دے سکتیں۔ اسلئے اب صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مصباح سوسائٹی کا پریذیڈنٹ مقرر کیا گیا ہے۔ بہنیں دُعا فرمائیں کہ یہ انتخاب مصباح کی ترقی کے لئے ہر رنگ میں مفید اور بابرکت ہو۔ (سکرٹری)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد میں احمدی عورتوں کی ترقی

از سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خواتین کے جلسہ خلافت جوبلی میں مندرجہ بالا موضوع پر ایک نہایت قیمتی مضمون پڑھ کر سنایا تھا۔ جو ازراہ کرم اب آپ نے مصباح میں اشاعت کے لئے عنایت فرمایا ہے۔ اس مضمون کو شکریہ کے ساتھ درج ذیل کرتے ہوئے صاحبزادی صاحبہ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ آئندہ بھی "مصباح" کی قلمی اعانت فرماتی رہیں۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝ (احزاب ع ۵)

قومیں ترقی کرتی ہیں۔ اور کرتی رہیں گی۔ مگر جو ترقی احمدی قوم کے مرد و زن نے خلافت ثانیہ کے عہد مسعود میں کی۔ اس سے عقل حیرت زدہ ہے۔ اور زبان اس کے بیان سے قاصر۔ جبکہ قوم کا شیرازہ بکھر چکا تھا۔ اس کے نام نہاد محافظین اس سے برسر پیکار ہو چکے تھے۔ ایسی نازک حالت میں خلافت ثانیہ کے مقدس ہاتھوں نے قوم کو سنبھالا۔ اور مخالفت کے سمندروں کو چیرتے ہوئے عداوت کے بھنور کا عازمانہ مقابلہ کرتے ہوئے اور مخالفتوں کی آندھیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے قوم کو شاہراہ ترقی پر گامزن کر دیا۔ نہ صرف یہ کہ قوم کے مردوں نے حیرت انگیز ترقی کی۔ اور باوجود بے سروسامانی کے وہ مغرب و مشرق اور پورب و پچھم میں کوندتی ہوئی بجلی کی طرح پھیل گئے۔ بلکہ احمدی قوم کی خواتین نے بھی علمی، انتظامی، معاشرتی و سیاسی ترقی کی منزل طویل کو اتنی سرعت سے طے کیا۔ کہ ایک عالم کو انگشت بدنداں کر دیا۔ درحقیقت جس قوم کے مرد و زن مساویانہ طور پر قوم کی ترقی کیلئے جد و جہد کریں۔ اس کی کایا ایک قلیل عرصہ میں پلٹ جاتی ہے۔ اگر وہ ایک وقت میں کمزور ہوتے ہیں تو دوسرے وقت توانا و طاقتور۔ اگر وہ پہلے محکوم ہوتے ہیں۔ تو دوسرے وقت حاکم۔ اسی اصل کے پیش نظر ہمارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

طبقہ نسوانیت میں ایسی رُوح پھونک دی۔ کہ وہی عورتیں جنکی دنیا پہلے گھر کی چاردیواری سمجھی جاتی تھی۔ جو عضو معطل خیال کی جاتی تھیں۔ جو علم سے بے بہرہ، اور انتظامی قابلیت سے بکلی محروم تھیں۔ وہ دینی و دُنیاوی علم کے زیور سے آراستہ و پیراستہ ہوگئیں۔ اور نظام سے بکلّی واقف۔ وہ قوم کی ضرورتوں کو سمجھنے اور اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے بجالانے میں ماہر ہوگئیں۔ اس ساری ترقی کو تفصیلی صُورت میں پیش کرنا تو کجا، اس کا عشر عشیر بھی اسوقت بیان کرنا کوزے میں دریا بند کرنا ہے۔ اسلئے مَیں اجمال و اختصار کے ساتھ ترقی کے بعض پہلوؤں کی نقاب کشائی کرتی ہوں۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہدِ مبارک میں احمدی خواتین نے جو علمی ترقی کی۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ کیونکہ جب ہم آغاز خلافت کی حالت اور آج پچیس سالہ دورِ خلافت کے گزرنے کے بعد کی حالت کو دیکھتے ہیں۔ تو اس ترقی کو دیکھکر آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ وُہ پرائمری سکول جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک اُستانی کی کارکردگی کا رہینِ منت تھا۔ اب باقاعدہ سند یافتہ متعدد اُستانیوں کے ماتحت پرائمری سے مڈل اور مڈل سے میٹرک تک ہوا۔ اس میں ایف۔ اے اور بی۔ اے کی کلاسز کھولی گئیں۔ دینیات کی کلاسوں کا اجراء ہوا۔ جس میں مردوں کے ہم پلّہ مقررات و مبلغات تیار ہونے لگیں۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام سے قرآن مجید، احادیث اور سلسلہ کی تعلیم سے جملہ احمدی عورتوں کو علم سے آراستہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور یہ کوشش بار آور ہوئی۔ اور اسکے شیریں پھل ظاہر ہوئے۔ جماعت کی اکثر عورتوں نے ادیب، ادیب عالم کے امتحانات پاس کئے۔ بعض خواتین نے مولوی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ بحث و تمحیص کی مجالس سے ذہنوں میں جلا پیدا کر دیا گیا۔ مستورات کے اخبار مصباح کا اجراء ہوا۔ اور ایک علمی ذخیرہ کو لائبریری کی صُورت میں مہیّا کر دیا گیا۔ الغرض اسوقت احمدی خواتین کی علمی حالت اس قابل ہے کہ اس پر مسرت و انبساط اور شادمانی و خوشی کا اظہار کیا جائے۔ اس پر ناز و فخر بجا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیہم کوششوں اور حضور کی توجہ کی بدولت ہے۔

جس جماعت میں نظام کو چلانے اور اس پر قائم رہنے کی قوت و طاقت پیدا ہو جائے۔ اگر اس کی قلیل تعداد ہی کیوں نہ ہو۔ وہ ایسے کام بجالاسکتی ہے۔ جن کے کرنے سے بڑی بڑی جماعتیں قاصر رہ جاتی ہیں۔ آج احمدی مردوں میں اگر ایسا انتظام ہے کہ لوگ عش عش کر رہے ہیں۔ تو احمدی خواتین بھی ان کے پہلو بہ پہلو ایسے طور پر چل رہی ہیں۔ کہ غیر قومیں اس پر استعجاب کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔ اس نظام سے سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا ہے۔ کہ خواتین نے اپنے کام خوب سنبھال لئے ہیں۔ تا احمدی قوم کے پیر و جواں بے فکر ہو کر قوم کی ترقی میں تگ و دو کر سکیں۔ ان انتظاموں میں سے چند ایک کا ذکر کرتی ہوں۔ سب سے پہلی چیز جو انتظامی قابلیت کو چاہتی ہے۔ اور جس کا انتظام کرنے کے لئے بہت کوشش و ہمت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درکار ہے۔ وہ جلسہ سالانہ اور اس کے انتظامات ہیں۔ مہمان عورتوں کی رہائش، ان کو کھانا بروقت کھلانا۔ اور ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچنے دینے کے لئے کافی ہمت و کوشش کی ضرورت ہے۔ پھر اس کے علاوہ جلسہ کیلئے دیگر انتظامات ہیں۔ جن کو خود مستورات سرانجام دیتی ہیں۔ چندوں کی فراہمی، عام جلسے، مردوں کے ساتھ تعاون۔ لجنہ اماءاللہ اور ناصرات الاحمدیہ جس انتظام کا تقاضا کرتی ہیں۔ ان سب کو پوری طرح ادا کرنا یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ خدا کے فضل سے اب احمدی خواتین اس قابل ہیں۔ کہ اگر ان کے کندھوں پر بھاری سے بھاری انتظامی بوجھ ڈال دیا جائے۔ تو وہ اس میں فائز المرام ہوں گی۔

کون نہیں جانتا۔ کہ بڑھتی ہوئی قوم کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس قوم کی عورتیں دستکاری کے کاموں میں بہت مہارت رکھتی ہوں۔ احمدی خواتین نے خلافت ثانیہ میں دستکاری میں جو ترقی کی۔ اس کو جلسہ سالانہ کے موقع پر ہر سال جو نمائش ان کی طرف سے لگائی جاتی ہے۔ ایک حد تک ظاہر کرتی ہے۔ علاوہ ازیں لجنہ اماءاللہ کی سعی سے دستکاری عام رواج پکڑ گئی ہے۔ اور اس سے کئی فوائد مرتب ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ قومی ضروریات کو سمجھنا اور ان کو پورا کرنے کا انتظام جو احمدی خواتین میں پیدا ہو چکا ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ بیواؤں، یتامیٰ اور مساکین کی پرورش کا مناسب انتظام انہوں نے کر رکھا ہے۔ تاکہ قوم کا ایک طبقہ جس کی ساری ذمہ واری قوم پر ہوتی ہے۔ اس کے انتظام کو خواتین سنبھال لیں۔ اور احمدی مرد اس سے بے فکر ہو کر کام کر سکیں۔ علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ذریعہ سے عورتوں میں جو روح پھونکی گئی۔ اور جس ذریعہ سے حضور کی قوت قدسیہ نے کام کیا۔ اس نے احمدی خواتین کو مالی و جانی قربانی کرنے میں مثیل صحابیاتؓ بنا دیا۔ ان کی قربانیوں کو دیکھ کر اسلام کی ابتدائی حالت کا نقشہ اور ان کی قربانیاں نظروں کے سامنے آ جاتی ہیں۔ احمدی خواتین کا اس قدر اخلاص میں ترقی کر جانا کہ اپنے مال کو پانی کی طرح بہا کر لنڈن میں مسجد قائم کر دینا ایک ایسی بات ہے۔ کہ جو سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں ان کمزور ناتوان غریب مگر پُر اخلاص خواتین کی قربانیوں پر رشک کریں گی۔ اور ان کے دلوں میں یہ خواہش موجزن ہو گی۔ کہ کاش ہم اس زمانے میں پیدا ہوتیں۔ اور ان کے نام کو لے کر ان کے لئے رحمتوں کی دعائیں کریں گی۔ اسی طرح تحریک جدید کے مطالبات میں بڑھ چڑھ کر چندوں کا دینا۔ توسیع مساجد کے چندوں میں حصہ لینا۔ یہ سب ایسی باتیں ہیں۔ جو احمدی خواتین کے اخلاص کی ترقی کو ظاہر کرتی ہیں۔ اسکے علاوہ ایک اور بات جو قابل ذکر ہے۔ وہ احمدی عورتوں کی جانی قربانی ہے۔ انہوں نے حضرت امیر المومنین کے مطالبہ پر اپنے بچوں کو ہاں ایسے نوجوان بچوں کو جن کو ایک گھڑی جدا کرنا دوبھر سمجھا جاتا ہے۔ ہمیشہ کیلئے دینی قربانی کے لئے پیش کر دیا۔ تاکہ وہ غیر ملکوں میں جائیں اور اپنے خون سے احمدیت کے پودے کو سینچیں۔ ان کی یہ قربانی اس بات کو ظاہر کرتی ہے۔ کہ ان کے دل اخلاص و

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبت سے پُر اُور سلسلہ کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیاّر ہیں۔ اور بوقت ضرورت وہ مالی اور جانی قُربانی کرنیسے دریغ نہیں کرتیں۔ اور یہ ایسی قُربانی ہے جو کہ سُنہرے حروف سے لکھے جانے اور بجا طور پر فخر کئے جانے کے قابل ہے۔

اس وقت میں نے اختصار کے ساتھ احمدی خواتین کی خلافت ثانیہ کے دَوران میں ترقی کا ذکر کیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہم اس ترقی کو دیکھ کر اس کو کافی سمجھ لیں۔ اور اپنی کوششوں کو ختم کر دیں۔ بلکہ ہمیں اور بھی کوششوں کی ضرورت ہے۔ ضلالت و کفر دُنیا پر چھایا ہوُا ہے۔ ہم نے دُنیا میں ایک نئی زمین اور نیا آسمان پَیدا کرنا ہے۔ تاکہ اس میں صرف معبود حقیقی کی پرستش کی جائے۔ لیکن اس کیلئے محنتوں کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے قُربانیوں کی ضرورت ہے جسم کیا ہے؟ ایک حقیر چیز۔ وہ دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ جس میں اسلام کے لئے قُربانیاں کرنے کا ولولہ نہ ہو۔ اور وہ آنکھ جو اسلام کی ترقی دیکھنے کی مشتاق نہیں۔ پھُوٹ جائے تو بہتر ہے۔ وہ ہاتھ جو اسلام کی مدد سے قاصر ہیں۔ کاٹ دیئے جانے کے قابل ہیں۔ اور وہ اموال جو خدا کی راہ میں خرچ نہ کئے جائیں۔ ہمارے لئے کسی خوشی کا باعث نہیں ہو سکتے۔ پس اے معزز بہنو! اُٹھو اور پہلی ترقی کی حقیر کوششوں کے مقابل ایسی کوششیں کرو۔ کہ جو قیامت تک احمدی قوم کے رعب کو دُنیا پر قائم کر دیں تا اسلام کا دُنیا میں پرچم بلند ہو۔ یہ سب قومیں ہمارا شکار ہیں اسلئے تم اپنے شکار پر اس طرح جھپٹو جس طرح باز چڑیا پر جھپٹتا اور

مَعارِفُ القرآن

یعنی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ درس قرآن شریف سے نوٹ

(مرتبہ لجنہ اماء اللہ قادیان)

سُورَۃُ القَارِعَۃ پارہ ۳۰

اَلْقَارِعَۃُ۔ قرعہ سے نکلا ہے۔ اس کے معنے ہیں (۱) دستک دینا۔ دیوار یا دروازے پر یا میز وغیرہ پر ہاتھ مارنا۔ (۲) قرعہ کے معنے غالب آنے کے بھی ہیں (۳) ڈر لگانیوالی۔

مَا الْقَارِعَۃُ۔ یہ کیا چیز ہے۔ قرعہ کرنے والی۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَۃُ۔ اور کیا جانے تو، کیا ہے قارعہ۔ یہ تعجب کے لئے آیا ہے۔ اس کا علم صرف خدا تعالےٰ سے ہی ہو سکتا ہے۔ اور کسی سے نہیں۔

یَوْمَ یَکُوْنُ النَّاسُ کَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ۔ جس دن لوگ ٹڈیوں کی طرح پراگندہ ہو جائینگے۔ فراش فراشۃ کی جمع ہے۔

وَتَکُوْنُ الْجِبَالُ کَالْعِھْنِ الْمَنْفُوْشِ۔ اور پہاڑ دُھنی ہُوئی پشم یا دُھنی ہُوئی اُون کی طرح ہو جائیں گے۔ نفش۔ (۱) دُھنکنا (۲) یا اُون کے بالوں کو جب عورتیں الگ الگ کرتی ہیں۔ تو اس کو بھی نفش کہتے ہیں۔

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ۔ پس جس کے ترازو بھاری ہوں۔ یا جس کے کام اچھے ہوں گے۔ موازینۃ موزونۃ کی جمع ہے۔ اور میزان کی بھی۔ اس کے معنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ ہیں کہ (۱) جن کی طاقت زیادہ ہوگی (۲) جن کی مقدار زیادہ ہوگی (۳) جن کے عمل بھاری ہوں گے (۴) جن کے پاس سامانِ جنگ زیادہ ہوگا۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۔ وہ ایسی زندگی میں ہوں گے۔ جو پسندیدہ ہوگی۔

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۔ اور جس کے ترازو ہلکے ہوں گے۔ یعنی (۱) جن کی طاقت زیادہ نہ ہوگی۔ (۲) جن کی مقدار زیادہ نہ ہوگی۔ (۳) جن کے عمل بھاری نہ ہوں گے۔ (۴) جن کے پاس سامانِ جنگ زیادہ نہ ہوگا۔

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۔ ان کی ماں ھاویہ ہوگی۔

ھاویہ۔ وہ گڑھا جس میں انسان گرتا ہے۔

نَارٌ حَامِيَةٌ ۔ (۱) گرم آگ۔ (۲) بھڑکتی ہوئی آگ

مفسرین اسے قیامت پر چسپاں کرتے ہیں۔ مگر میرے نزدیک اس میں جنگوں کا ذکر ہے۔ اس سورۃ سے پہلی سورۃ عادیٰت میں گھوڑوں کے ساتھ لڑائی کا ذکر فرمایا۔ اور اس سورۃ میں توپخانوں، جہازوں اور بموں وغیرہ کے ساتھ لڑائی کا ذکر فرمایا۔

دونوں سورتوں کا اکٹھا رکھنا۔ یا ایک دوسرے کے بعد رکھنا حکمت سے خالی نہیں ہوسکتا۔

جہاں توپیں اور بم ہوتے ہیں۔ وہاں یہ قانون ہوتا ہے۔ کہ لوگ پھیل جائیں۔ اور لیٹ جائیں تاکہ نشانہ کی زد سے بچے رہیں۔ چنانچہ بعض دفعہ میلوں میل سپاہی میدانِ جنگ میں لیٹتے چلے جاتے ہیں۔

كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ کے معنے بھی یہی ہیں کہ جس دن لوگ ٹڈیوں کی طرح پھیلے ہوئے ہونگے۔ اور پہاڑ بالکل اُڑا دئے جائینگے۔ بندوق وغیرہ سے لڑائی میں پہاڑ کس طرح اڑ سکتے ہیں۔ یہ صرف توپوں سے ہی ممکن ہے۔

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۔ اس دن توپوں کا وزن نہیں دیکھا جائیگا بلکہ اعمال اور قربانیوں کا وزن دیکھا جائیگا جس کا سامان اور قربانیاں زیادہ ہوں گی۔ وہ جیت جائیگا۔

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۔ مگر جسکی قربانی کم ہوگی یا گولہ بارود کم ہوگا۔ وہ ہار جائے گا۔

اگر ہندوستان کے لوگ قربانی کا جذبہ پیدا کرلیں۔ تو وہ آزاد ہوجائیں۔ جرمن والے ۱۹۱۸ء میں غلام بنے۔ مگر اپنی قربانی سے ۱۹۳۳ء میں آزاد ہوگئے۔ یہ دونوں چیزیں یعنی سامانِ حرب اور قربانی کا مادہ جس کے پاس ہوں۔ سمجھ لو کہ اُس نے ترقی کرلی۔ لیکن جس کے پاس یہ نہیں۔ تو سمجھو کہ وہ ہاویہ میں گرگیا۔

قُربانیوں میں عورتوں کا بھی بڑا دخل ہوتا ہے۔ اور وہ اگر چاہیں تو مردوں کو بہادر بنا سکتی ہیں۔ اور چاہیں تو بزدل بنا سکتی ہیں۔ خنساء ایک مشہور شاعرہ تھی۔ اس کے چار بیٹے تھے۔ اس نے اُن کو کہا۔ کہ تم ابھی چھوٹے تھے جب میں بیوہ ہوگئی۔ اور تم جانتے ہو۔ کہ آجتک مجھ سے کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہوا جس سے تم پر کوئی حرف آسکتا۔ وہ کہنے لگے۔ کہ ٹھیک ہے۔ خنساء نے کہا۔ کہ میری تم سے ایک ہی خواہش ہے۔ کہ تم جنگ میں جاؤ۔ اور یا تو قتل ہوجاؤ۔ یا فتح پاکر واپس آؤ۔ چنانچہ وہ جنگ میں گئے۔ اور فاتح ہوکر آئے۔ یہ قربانی کی رُوح تھی جس نے مسلمانوں کو غلبہ دیا۔ عورتیں ہی تھیں جنہوں نے ابوسفیان کے لشکر کو جب وُہ لڑائی میں شکست کھاکر بھاگ رہا تھا۔ خیموں کی چوبوں سے مار مار کر واپس جنگ میں بھیجا۔ تو جو قوم یہ جذبہ رکھتی ہو وہ کبھی غلام نہیں رہ سکتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُورۃُ التَّکَاثُر پارہ ۳۰

اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ۔ غافل کر دیا تم کو دوسرے کے مقابلہ میں کثرت سے مال جمع کرنے کی خواہش یا کوشش نے۔

یہ بات عورتوں میں بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور ان کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ ہمارے پاس یہ بھی ہو اور وہ بھی ہو۔ روٹی بے شک نہ ہو۔ لیکن زیور اور کپڑا ضرور ہو۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ بیوی، بچے مرنے چلے جاتے ہیں۔ لیکن وہ خرچ نہیں کرتے۔ اور نہ ہی بیماری پر خرچ کرتے ہیں۔

حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ۔ اور یہ مرض قبر تک ساتھ جاتا ہے۔ (یعنی چھٹتا نہیں)

کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ ضرور کان کھول کر سن لو۔ کہ اس کا نتیجہ کیا ہے۔

کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ۔ لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ۔ اگر تم علمی طور پر اس کے نتائج پر غور کرو۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ دُنیا کا کچھ بھی باقی نہیں رہیگا۔ پھر سُن لو! اس کا نتیجہ دوزخ ہے۔ مال جمع کرتے رہے اور اولاد کو علم سے محروم رکھا۔ اور اگلی زندگی کے لئے کچھ نہ کیا۔ تو پھر تم سمجھ لو۔ کہ تکاثر کے عوض میں دوزخ ہی ملے گی۔ چُنانچہ جب قوموں میں تکاثر ہو۔ تو اس وقت سوائے جنگ کے کچھ نہیں ہوتا۔ جیسے آجکل ہو رہا ہے۔

ثُمَّ لَتَرَوُنَّھَا عَیْنَ الْیَقِیْنِ۔ پھر تم اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے۔ یہ خیالی بات نہیں ہے۔

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ۔ پھر تم سے اس دن نعمتوں کے متعلق پُوچھا جائیگا۔ یعنی وہ دولت اور ترقی جو خدا نے تمہیں دی تھی۔ وہ تم نے کہاں خرچ کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت جو ترقیات ہو رہی ہیں۔ وہ مفقود ہو جائیں گی۔ جیسا کہ پہلی ایجادیں آج نہیں ہیں۔ مثلاً ایک یہ ایجاد تھی۔ کہ مُردے کو ایسا مصالحہ لگاتے۔ کہ لاش خراب نہ ہوتی۔ ایسا ہی دہلی کا وہ حمام جس کے نیچے صرف ایک دیا جلتا تھا۔ جس کے ذریعہ سے حمام گرم ہو کر سارے کمرے کو گرم کر دیتا تھا۔ انگریزوں نے اسے کھول کر پھر بنانے کی بڑی کوششیں کیں۔ مگر کچھ معلوم نہ کر سکے۔ اسی طرح اُس زمانہ کی نہریں تھیں۔ جن کے مقابلہ میں اَب ویسی نہریں نہیں بنا سکتے۔ اسی طرح ڈھاکہ کی ململ جو ایک انگوٹھی میں سے گذر جاتی تھی۔ تو جس طرح ان چیزوں کا حال ہوا۔ اسی طرح موجودہ ترقیات کا ہوگا۔ کیونکہ ایک دُوسرے سے کثرت چاہنے کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔ ان ایجادوں کا ذکر ہوا کریگا۔ لیکن موجود نہ ہونگی۔ مثلاً اب پوچھا جاتا ہے کہ ڈھاکہ کی ململ ہوتی تھی۔ تو جواب ملتا ہے۔ کہ ہاں ہوتی تھی۔ مگر اب نہیں ہے +

سُورۃُ العَصر پارہ ۳۰

وَالْعَصْرِ۔ اور شہادت کے طور پر مَیں پیش کرتا ہوں عصر کو۔ عصر کے معنے زمانہ کے ہیں۔ اور عصر کی نماز کے وقت کو بھی عصر کہتے ہیں۔ زمانہ کیا شہادت دیتا ہے۔ زمانہ شہادت دیتا ہے کہ انسان گھاٹے میں ہے۔ عجیب بات ہے۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان سمجھتا ہے۔ زمانہ میری تائید میں کام کر رہا ہے۔ یا میرے موافق چل رہا ہے۔ حالانکہ وہ ہمیشہ اسکے خلاف چل رہا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک شاعر کا شعر ہے ؎

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

جب ماں بچے کو کہتی ہے۔ کہ اللہ رکھے ۱۸ یا ۲۰ سال کا ہوگیا ہے۔ تو گویا وہ دوسرے الفاظ میں یوں کہتی ہے۔ کہ ۱۸ یا ۲۰ سال اس کی عمر میں سے کم ہوگئے ہیں۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۞ مگر یہ لوگ گھاٹے میں نہیں۔ کیونکہ ان کا منزل مقصود خدا تعالیٰ کی ملاقات تھی۔ لیکن دوسرے لوگوں کا منزل مقصود دنیا تھی۔ جس نے دنیا کو اپنی زندگی کا منزل مقصود قرار دیا۔ اسکی زندگی گھاٹے میں ہے۔ اور جس نے خدا کو قرار دیا۔ وہ گھاٹے میں نہیں۔ بلکہ وہ خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ پیارے کو ملنا خوشی کا موجب ہوتا ہے۔

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ۔ اور وہ آپس میں ایک دوسرے کو سچائی کی نصیحت کرتے ہیں۔ عورتیں کبھی آپس میں تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ نہیں کرتیں۔ وہ ہمیشہ اور اور باتوں میں لگی رہتی ہیں۔ احادیث میں آتا ہے کہ صحابہ جب اکٹھے بیٹھتے تو کہتے آؤ حق کو تازہ کرلیں

وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ اور وہ ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے ہیں۔ صبر کے دو معنے ہیں ۱ مصیبتوں اور مشکلات پر صبر کرنا۔ ۲ جن نیکیوں پر عمل ہو ان پر قائم رہنا۔

ضرورتِ مصلح کے متعلق

زمانہ کا تقاضا

خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ بے محل اور بے موقع کوئی کام نہیں کرتا۔ اور جب تک کسی چیز کی حقیقی ضرورت نہ پیدا ہو جائے۔ اسے نازل نہیں کرتا۔ لیکن جب کسی چیز کی حقیقی ضرورت پیدا ہو جائے۔ تو اسے روک نہیں رکھتا۔ اس کا یہ قانون ہم ہر روز مشاہدہ کرتے ہیں۔ کہ جب رات کی تاریکی انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ تو اس کا نور سورج بن کر چمکنے لگتا ہے۔ اور جب دنیا پیاسی مر رہی ہوتی ہے تو وہ اپنے فضل سے بارش نازل کر دیتا ہے۔ اور جب غلّہ ختم ہونے لگتا ہے۔ تو وہ اناج کو پکا دیتا ہے۔ غرض کائنات عالم کا نظام ہمیں کھلے طور پر اس امر کا یقین دلاتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر کام عین وقت پر کرتا ہے۔ بعینہ یہی حال ہم روحانیات میں دیکھتے ہیں۔ اور انبیاء علیہم السلام کے حالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ دنیا میں اسی وقت مبعوث ہوتے ہیں۔ جب دنیا کو انکی شدید ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل کے زمانہ پر ہی غور کر کے دیکھ لیا جائے۔ دنیا حقیقی مالک کی یاد سے غافل ہو کر غیر اللہ کی یاد میں محو ہوگئی۔ اور خدا پرستی چھوڑ کر بت پرستی میں لگ گئی تھی۔ چاروں طرف ضلالت پھیل رہی تھی۔ لوگ بجائے نیکی کے بدی میں لذت محسوس کرتے۔ بلکہ اس پر فخر کرتے تھے۔ حلال وحرام میں کوئی تمیز باقی نہ تھی۔ اور گمراہی ان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھی۔ ایسے وقت میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خداتعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مبعوث فرماکر انہیں گمراہی سے نکالا۔ اور دُنیا کو اپنے نور سے منوّر کردیا۔

پس انبیاء کی بعثت عین ضرورت کے وقت ہوُا کرتی ہے اور عقلاً بھی یہ بات ناممکن معلوم ہوتی ہے کہ وہ خُدا جس نے دُنیاوی ضروریات کو پُورا کرنے کے لئے بہت بڑا اہتمام کیا ہے۔ وہ رُوحانی ضروریات کو نظرانداز کردے۔ اور اس کے پُورا کرنے کا کوئی سامان نہ کرے۔ حالانکہ جسم ایک فانی شَے ہے۔ اس کی تکالیف عارضی اور اسکی ترقیات محدود ہیں۔ اسکے مقابلہ میں انسانی رُوح کے لئے ابدی زندگی مقرر کی گئی ہے۔ اس کی تکالیف ایک لمبے زمانہ تک ممتد ہوسکتی ہیں۔ اور اسکی ترقی کے راستے انسانی عقل کی حدبندی سے بہت زیادہ ہیں۔ پس اگر مخلوق ہدایت کی محتاج ہو۔ اور خداتعالیٰ کی طرف سے کوئی سامان نہ ہو۔ تو اس کی پیدائش کا مقصد ہی کیا ہوُا۔ اگر فی الواقعہ ایسا ہوتا تو پیدائش انسانی لغو ٹھہرتی۔ حالانکہ خداتعالےٰ فرماتا ہے۔ وما خلقنا السمٰوٰت والارض وما بینھما لٰعبین۔ وما خلقنٰھما الا بالحق ولٰکن اکثرھم لا یعلمون۔ یعنی ہم نے زمین وآسمان کو اور ان تمام چیزوں کو جو اُن کے درمیان ہیں بے فائدہ یُونہی بطور کھیل پیدا نہیں کیا بلکہ ہم نے انہیں غیر متبدل اصُول کے ماتحت پیدا کیا ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس سے ناواقف ہیں۔

امرِ واقعہ یہی ہے کہ جب کبھی دنیا کی رُوحانیت پر اندھیرا چھا جاتا ہے۔ دنیا پستی کے گڑھے میں گرنے کو ہوتی ہے۔ اور اس امر کی مقتضی ہوتی ہے۔ کہ کوئی مصلح مبعوث ہو۔ تو خُداتعالیٰ ضرور کوئی نہ کوئی مصلح بھیج دیتا ہے۔ جو لوگوں کو راہِ ہدایت پر قائم کرکے انکی رُوحانی کمزوریاں کو دُور کرتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو بندوں کا حق ہوتا کہ وہ قیامت کے دن کہیں۔ کہ جب اس نے ان کے پاس کوئی مصلح نہیں بھیجا۔ تو ان سے کیوں جواب طلبی کی جاتی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ ولو انّا اھلکنٰھم بعذابٍ من قبلہٖ لقالوا ربّنا لولا ارسلت الینا رسُولًا فنتبع اٰیٰتک۔ یعنی اگر رسُول کی بعثت سے پہلے ہم ان پر عذاب نازل کردیتے تو لوگ ہم پر اعتراض کرتے۔ کہ اے خدا جب ہم گمراہ تھے محتاج ہدایت تھے۔ تو تُونے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا۔ کہ ہم ذلیل و رسوا ہونے سے قبل تیرے احکام کو قبول کرلیتے۔ بلکہ وہ خود بھی کسی مامور اور مصلح کی بعثت کے بغیر عذاب نازل کرنے کو ظلم قرار دیتا ہے۔ چُنانچہ فرماتا ہے۔ یا معشر الجن والانس الم یأتکم رُسُلٌ منکم یقصّون علیکم اٰیٰتی ویُنذِرونکم لقاء یومکم ھٰذا۔ قالوا شھدنا علیٰ انفسنا وغرّتھم الحیٰوۃ الدنیا وشھدوا علیٰ انفسھم انھم کانوا کافرین۔ ذالک ان لم یکن ربّک مھلک القریٰ بظلمٍ واھلھا غافلون۔ یعنی قیامت کے دن اللہ تعالےٰ فرمائیگا۔ اے جنّوں اور انسانوں کی جماعتو! کیا تمہارے پاس ہمارے رسُول نہیں آئے تھے۔ جو تمہیں احکام پڑھ پڑھ کر سُناتے۔ اور تم پر جو یہ دن آنے والا تھا۔ اس سے ڈراتے۔ وہ کہیں گے۔ ہم اپنے خلاف آپ گواہی دیتے ہیں۔ یہ بات سچ ہے کہ ہمارے پاس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسُول آئے۔ مگر ہم نے ان کو نہ مانا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بات اصل میں یہ ہے۔ کہ انہیں ورلی زندگی نے دھوکہ دے دیا۔ اور اسی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ کے رسُولوں کا انکار کرتے رہے۔

پھر خدا تو ارحم الراحمین ہے۔ جب اسکی مخلوق بھی یہ برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ کوئی ضرورت اس کے سامنے آئے۔ اور وہ قدرت کے باوجود اسے پُورا نہ کرے تو یہ کیونکر گمان کیا جا سکتا ہے کہ خدا جو ارحم الراحمین ہے وہ دنیا کو ضلالت کی ظلمت میں بھٹکنے کیلئے چھوڑ دیگا۔ اور رُوحانی پیاسوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے تڑپنے دے گا۔ بالخصوص جبکہ اس کا اُمتِ محمدؐیہ سے وعدہ ہے کہ جب کبھی مسلمانوں کی حالت بگڑ جائے گی تو خُدا تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائیگا۔ جو تجدید دین کرے گا۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ راٴس کل ماٴۃٍ سنۃٍ من یجدّد لھا دینھا۔ کہ اللہ تعالےٰ اس اُمّت کے لئے ہر صدی کے سر پر ضرور ایسے آدمی کھڑے کرے گا۔ جو اس کے دین کی تجدید کرینگے۔ چنانچہ گذشتہ چودہ سو سال پر نگاہ دوڑا کر دیکھیں۔ تو آپ کو اس عرصہ میں کئی ایسے مصلحین نظر آئیں گے جنہوں نے دعویٰ کیا۔ کہ وہ تجدید دین کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ ہمیں اسلام کا اعلیٰ نمونہ نظر آتے ہیں۔ اور اسلام کی اشاعت میں ان کا بڑا ہاتھ ہے۔

اب جبکہ ضرورت کے وقت مصلحین آتے رہے۔ تو کیا اس وقت زمانہ اس امر کا مقتضی نہیں۔ کہ کوئی مُصلح آئے۔ اور کیا حالاتِ زمانہ پکار پکار کر نہیں کہہ رہے۔ کہ اس وقت کوئی مصلح ضرور مبعوث ہونا چاہیئے۔ اسوقت مُسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ اسلامی تعلیم سے محض ناواقف ہیں۔ دین میں کئی قسم کی خرابیاں پیدا کر لی گئی ہیں۔ حقیقی اُمور کو پسِ پشت ڈال کر قرآن کریم جیسی کامل کتاب کے متعلّق کئی قسم کے غلط عقائد اختیار کر لئے گئے ہیں۔ نسخ کا مسئلہ ایجاد کر کے بہت سی آیات کو منسوخ قرار دیا جاتا ہے۔ اور اس کی آیات سے اس امر کا استنباط کیا جاتا ہے کہ موسوی امت کا ایک نبی امت محمدؐیہ کی اصلاح کرے گا۔ پھر مُسلمان نماز روزہ کے تارک ہیں۔ احکام کو محض چٹّی سمجھکر بجالاتے ہیں۔ اور وہ سُود جس کیلئے مُسلمانوں کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ کہ اگر تم سُود لینے سے باز نہیں آتے۔ تو فأذنوا بحربٍ مّن اللہ۔ خُدا سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اس کا کھانا حلال سمجھتے ہیں۔ پھر ایک تو وہ زمانہ تھا۔ کہ مُسلمان کا وعدہ ایک نہ بدلنے والا قانون تھا۔ مگر آج جھوٹ، غدّاری، خیانت اور بُزدلی کے سوا اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ راستی کھوئی گئی۔ وفا بے نام ہو گئی۔ امراء کو دین سے کوئی سروکار نہیں۔ دین کا کوئی ادب نہیں۔ ان کے اندر کوئی غیرت نہیں۔ دشمن دن رات حملے کر رہا ہے۔ لاکھوں ہیں جو قرآن نہیں پڑھ سکتے۔ بلکہ کلمۂ توحید کے الفاظ تک صحیح ادا نہیں کر سکتے۔ دینی کاموں کے لئے ان کے پاس وقت نہیں۔ لیکن دنیاوی کاموں کے لئے فراغت بلکہ ہر وقت انہیں میں مشغول رہتے ہیں۔

اہلِ عرب جنہیں الہامی کتاب کا پہلا مخاطب قرار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیا گیا تھا۔ اور جنکا اولین فرض شریعت کی حفاظت تھی وہ خود قابلِ رحم حالت میں ہیں۔ گذشتہ زمانے میں لوگ والدین کی اطاعت میں ہی زندگی بسر کرتے تھے۔ مگر آجکل مغربی تمدن کے دلدادہ اور تعلیم جدیدہ سے روشنی حاصل کرنیوالے اپنے بزرگوں کو پاگل سمجھتے ہوئے ان کی صحبت سے احتراز کرتے ہیں۔ والدین نے دن رات محنت کر کے بچوں کو تعلیم دلوائی لیکن صاحب علم ہوکر انہوں نے ماں باپ کو اپنے برابر بٹھانا عار سمجھا۔ تمدن کی یہ حالت ہے کہ مسلمانوں کا طریق بالکل بدلا ہوا ہے۔ اسلامی طریق چھوڑ کر دوسرے مذاہب کی تقلید کی جاتی ہے۔ ایک وہ وقت تھا جبکہ مسلمانوں میں عزت دین کی وجہ سے تھی۔ مگر آج صاحب مال کی تعظیم ہوتی ہے۔ خواہ اس کے اندر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہو۔ لباس خداتعالیٰ نے جسم کو ڈھانپنے کے لئے بنایا ہے۔ مگر آج یورپ کے ممالک کی طرف نگاہ دوڑا کر دیکھیں تو عورتیں باوجود لباس پہننے کے ننگی نظر آئیں گی مسلمان حکومتوں کا یہ حال ہے کہ ان کا سارا اقتدار جاتا رہا ہے۔ اور یا تو وہ وقت تھا کہ ساری دنیا پر اسلامی جھنڈا لہرا رہا تھا۔ یا اب یہ حال ہے کہ مسلمان اپنی حکومتوں کو قائم رکھنے کے لئے مسیحیوں کے محتاج ہیں۔

غرض یہ تمام حالات اس امر کے مقتضی تھے۔ کہ کوئی ربانی مصلح مبعوث ہو۔ لیکن اگر ہم تمام دنیا پر نگاہ دوڑا کر کسی مصلح کو تلاش کرنا چاہیں۔ تو ہمیں صرف ایک ہی ایسا انسان نظر آتا ہے۔ جس نے اس صدی کے سر پر اسلام کی حمایت کے لئے خداتعالےٰ کی طرف سے مبعوث کئے جانے کا دعویٰ کیا۔ اور وہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ خدا نے میرا نام محمدؐ اور احمدؐ رکھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مجھے بروز قرار دیا۔ اور میں خداتعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس نے فرمایا۔ ومن یکذب بہ فلیبارز للمباھلۃ ولعنۃ اللہ علی من کذب الحق او افتری علی حضرۃ العزۃ۔ یعنی اگر کسی کو انکار ہو۔ تو وہ مجھ سے مباہلہ کر لے۔ یہ دعوے سوائے حضور علیہ السلام کے کسی نے نہیں کیا۔ آپ نے غلط عقائد کی بیخکنی کی۔ اور اصل اسلامی تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ آپ دنیا کے حقیقی معنوں میں مصلح تھے۔ نہ کہ زمانہ کے منہ میں نے کی مانند جو کچھ لوگ بجانا چاہتے تھے بلند آواز سے کہہ دیا۔ آپ نے زمانہ کی موجوں کا مقابلہ کیا۔ مذہبی بے جا آزادی کا بھی اور تمدنی غلامی کا بھی۔ آپ نے عبادات میں حلاوت پیدا کر کے بتلایا۔ کہ وہ ترقیاتِ روحانی کا ذریعہ ہیں۔ سود کی برائیوں کو ظاہر کیا۔ اور نماز۔ روزہ۔ حج اور قربانی کی ضرورت کو دلائل سے ثابت کر کے ان پر کاربند رہنے کی تعلیم دی۔ آپ نے پردہ کی خوبیوں کو واضح کیا۔ کثرت ازدواج کی ضرورت کو ثابت کیا۔ طلاق کی اہمیت بیان کی۔ اور وہ مسائل جن کے متعلق بیگانے تو معترض تھے ہی اپنے بھی معذرت کر کے اسلام کی خوبیوں کو مکدر کر رہے تھے۔ ان کے متعلق علی الاعلان صحیح اسلامی تعلیم پیش کی۔ اور زمانہ کے خیالات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے نہ صرف خود اعلائے کلمۃ اللہ میں عمر بسر کی۔ بلکہ ایک خادمِ اسلام جماعت بھی پیدا کر دی۔ جس کا ہر فرد خدا اور اس کے رسول اور اس کے کلام کی محبت میں سرشار نظر آتا ہے۔ وہ اپنے وجود کو صرف ایک آئینہ سمجھتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو خدا تعالےٰ کی صفات کے انعکاس کے لئے بنایا گیا ہے۔ اور وہ دنیوی کاموں کا حرج کرکے بھی رُوحانی فیوض کے حصُول میں مشغول نظر آتا ہے۔

اسی طرح جماعت کے تمام دوست دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں۔ اور ہر ایک احمدی اپنے مال کو خدا تعالےٰ کی امانت خیال کرتا۔ اور اپنے اپنے اخلاص کے مطابق اپنی آمد کے تیسرے حصّہ سے لے کر سولہویں حصہ تک خُدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اور مخلصین کا ایک گروہ تو وفات کے بعد بھی اپنے ترکہ سے ایک معقول حصّہ خدمتِ دین کے لئے وقف کر جانے کی وصیّت کر دیتا ہے۔ اسی طرح احمدیہ جماعت کی عورتیں بھی خدمتِ دین میں مَردوں سے کم نہیں۔ اور انہوں نے اپنے ایثار سے ثابت کر دیا ہے کہ دُنیا کے پردہ پر ایسی عورتیں بھی ہیں۔ جو زیور و کپڑے کے لئے نہیں۔ بلکہ خدا کے لئے جیتی ہیں۔ چنانچہ لندن کی مسجد کی تعمیر میں ہماری جماعت کی عورتوں کا ہی حصّہ ہے۔

غرض سلسلہ احمدیہ کا اثر افراد سلسلہ پر ایسا گہرا اور نمایاں ہے۔ کہ سلسلہ کے اشد ترین دشمن بھی اس کا اقرار کرتے ہیں۔

آخر میں دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت میں زیادہ سے زیادہ سرشار کرکے احمدیت کی خدمت اور ہر قسم کی قربانی میں حصّہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہو سکیں +

(خاکسار امتہ السلام قادیان)

فلسفۂ عبادات

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔ کہ ظاہر کا اثر باطن پر ضرور پڑتا ہے۔ مثلاً ایک شخص بناوٹی طور پر بھی غصہ کی شکل بنائے۔ تو تھوڑی دیر میں اُس کے دل میں غصّہ کے خیالات موجزن ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح رونے کی شکل بنانے سے دل میں غم کے جذبات۔ اور ہنسی کی شکل بنانے سے خوشی کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔

اس حکمت کو مدّنظر رکھکر اسلام نے ظاہری عبادات مقرر کی ہیں۔ تاکہ انسان ظاہر میں خشوع و خضوع کیحالت اختیار کرے تو آہستہ آہستہ اسکے دل میں بھی محبت الٰہی کا چشمہ پھُوٹ پڑے۔ اب میں وہ فوائد جو ظاہری عبادات میں پائے جاتے ہیں۔ تحریر میں لاتی ہوں۔

ایک حکمت ظاہری عبادات میں یہ ہے۔ کہ اس سے قومی رُوح پیدا ہوتی ہے۔ یہ قاعدہ ہے کہ بچے وہی اخلاق و عادات سیکھتے ہیں جو وہ اپنے اردگرد کے لوگوں میں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں پس جب وہ اپنے والدین یا دیگر رشتہ داروں کو نمازیں پڑھتے، روزے رکھتے، زکوٰۃ دیتے اور دیگر عبادات سرانجام دیتے دیکھیں گے۔ تو یقیناً ان کے دلوں پر اس کا اثر ہوگا۔ اور وہ بھی ان عبادات پر عمل پیرا ہونے کی خواہش کریں گے۔

دُوسرا فائدہ ظاہری عبادات کا یہ ہے۔ کہ اس ذریعے سے انسان وہ تمام حصّے جو خدا تعالیٰ کے احسانات کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیچے دبے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا شکر بجالانے میں شریک ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا احسان نہ صرف روح پر ہی ہے بلکہ سارے جسم پر ہے۔ پس جب عبادت میں روح اور جسم دونو کو شامل کر لیا جاتا ہے تو وہ عبادت مکمل ہو جاتی ہے۔ ورنہ وہ ادھوری رہتی ہے۔

اب ہم نماز کو لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اس عبادت میں جو ظاہری حرکات رکھی گئی ہیں۔ ان میں کون کونسے فوائد مضمر ہیں سب سے پہلے میں وضو کو لیتی ہوں۔

جب انسان ہاتھ منہ اور پاؤں دھوتا ہے۔ تو اس سے جہاں ظاہری صفائی ہوتی ہے۔ وہاں اس سے روحانی فائدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس طرح سے اُن تمام راستوں کی حفاظت ہو جاتی ہے۔ جن کے ذریعہ انسانی خیالات پراگندہ ہو سکتے ہیں۔ یعنی کان، ناک، آنکھ، منہ، ہاتھ اور پاؤں۔

وضو کے بعد نمازی قبلہ کی طرف منہ کرتا ہے۔ جس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانیاں اور ان کے نیک نتائج یاد آتے ہیں۔ اور اس طرح اس کے دل میں بھی قربانیوں کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ نماز میں جو رکوع، سجدہ اور ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونے کا حکم ہے۔ یہ بھی عظیم الشان حکمت اور فلسفہ پر مشتمل ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ تمام حرکات وہ ہیں جو مختلف ممالک میں کمال تذلل اور عاجزی کے اظہار کیلئے اختیار کیجاتی ہیں۔ بعض ممالک میں لوگ انتہائی ادب کے لئے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں۔ بعض جگہ ہاتھ چھوڑ کر اس کا اظہار کرتے ہیں۔ ہندوستان میں سجدہ کا رواج تھا۔ اور یورپ میں گھٹنوں کے بل گرنے کا۔ اسلام نے اپنی عبادت میں ان سب باتوں کو جمع کر دیا ہے۔ گویا اس میں اس امر کی طرف اشارہ ہے۔ کہ ان تمام علاماتِ اظہار ادب کا حقیقی مستحق صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اسی کے سامنے انسان کو یہ حرکات بجالانی چاہئیں۔

پھر سب سے بڑھ کر خوبی یہ ہے۔ کہ نماز باجماعت کا حکم دیا گیا ہے۔ تاکہ لوگوں میں اخوت اور مساوات کا مادہ پیدا ہو۔ جس وقت نماز میں امیر و غریب۔ مالک و غلام۔ چھوٹے اور بڑے پہلو بہ پہلو کھڑے ہوتے ہیں۔ تو ان کے دلوں سے غرور اور بڑائی کا خیال کافور ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات نماز میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ امیر کا سر ایک غریب اور نادار شخص کے قدموں کے قریب پڑا ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ نماز میں درحقیقت خدا تعالیٰ کے سامنے ہی سربسجود ہوتا ہے۔ لیکن میں اس امر کی طرف توجہ دلا رہی ہوں۔ کہ ظاہری شکل میں تو ایک غریب کے قدم اور امیر کا سر آپس میں مل رہے ہوتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ نماز ایک ایسی عبادت ہے۔ جس پر مسلمانوں کو بجا طور پر ناز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ایسی جامع اور روحانیت افزا عبادت اور کسی مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ جس میں انسان اپنے خالق و مالک کے سامنے ہر روز پانچ دفعہ حاضر ہونے کا شرف حاصل کرتا ہے۔ بھلا جو شخص ایک دن میں پانچ دفعہ کسی نہر میں نہائے۔ اس کے جسم پر میل رہ سکتی ہے۔ اسی طرح نمازی کی روح بھی نماز پڑھنے سے پاک و صاف ہو جاتی ہے اور انسان خدا تعالیٰ کا محبوب اور جنت کا وارث ہو جاتا ہے۔

(امۃ اللطیف عفت دار العلوم قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درسِ عبرت

از محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ شمیم آف برہما۔

دُنیائے مضطرب کو تسکین دلانے والے! دلگیر کیوں ہوئے ہیں! اسلم زمانے والے
عشقِ بُتاں میں گم ہیں کیوں حامیانِ وحدت منزل سے دُور کیوں ہیں رستہ دکھانیوالے
کیوں محو دل سے ہیں اب وہ نقش پیارے پیارے جن کی ضیا سے تابش پاتے تھے پانے والے
جذبات سرد کیوں ہیں کیوں دلِ یہ مضمحل ہیں خاموش کیوں ہوئے ہیں مُردے جلانے والے
ہاں ڈھونڈتی ہیں آنکھیں! ان خالدانِ دیں کو ٹھوکر سے اپنی جو تھے! محشر جگانے والے
بیتاب آرزوئیں جو پالتے تھے دل میں چشمک سے برق کو بھی جو تھے جلانے والے
جن کی جبینِ روشن! تاروں کو ماند کرتی مہتاب کی ضیاء کو نیچا دکھانے والے
پاکیزگی تقدس! جن پر فدا ہوئے تھے! انسان نما ملائک دُنیا میں آنے والے
تخلیق کی وہ عزت! کونین کے وہ وارث دنیا کو حُریت کے آئیں سکھلانے والے
کیوں مٹ گئی ہے ہائے اسلام کی وہ شوکت کیوں لٹ رہے ہیں ہائے! دنیا بنانے والے
کیوں ظلم وجور کی یہ یُورش ہے تجھ پہ ہر دم اکراہ وجبر کے اے نقشے مٹانے والے
آنکھوں ہی دیکھتے اُف! تیری مٹیں بہاریں دُنیا کو باغِ رضواں آکر بنانے والے
اے زینتِ زمانہ! گردش میں آگیا تُو! خالق کے عہد و پیماں! او بھول جانیوالے
حبل المتین کو چھوڑا! ذلت نشیں ہوا تو! اب اتحاد کے اے! خرمن جلانے والے

اے کاش اب بھی سنبھلے اے کاش اب بھی جاگے
مضطر شمیم کو اے بیکل بنانے والے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صداقتِ انبیاءؑ کے معیار

اور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کسی نبی یا مامور کی شناخت تین طریق سے ہو سکتی ہے۔(۱) دعویٰ سے پہلے کی زندگی دیکھی جائے۔ (۲) دعویٰ کے بعد کی زندگی دیکھی جائے۔ (۳) نبی کی وفات کے بعد اس کے سلسلہ کی ترقی دیکھی جائے۔

جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی پر نظر دوڑاتے ہیں تو ہم وہ سب معیار جو قرآن مجید نے بتائے ہیں۔ آپؑ کے وجود میں پاتے ہیں۔ چنانچہ پہلے معیار کا ذکر اللہ تعالیٰ ان الفاظ میں فرماتا ہے کہ یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم (انعام ع ۲) یعنی وہ لوگ اس نبی کی ویسے ہی شناخت کر سکتے ہیں۔ جیسے باپ اپنے بیٹوں کو شناخت کرتا ہے۔ یعنی جس طرح بیوی کی پاکدامنی بیٹے کی صحتِ نسل کی دلیل ہوتی ہے۔ ویسے ہی مدعی الہام کی پاکیزہ زندگی اسکے دعویٰ کے صحت کی گواہ ہوتی ہے۔ دوسری جگہ فرمایا۔ قالوا یا صالح قد کنت فینا مرجواً قبل ھذا۔ یعنی حضرت صالح کی قوم نے ان سے کہا کہ اے صالح اس دعویٰ سے پیشتر تو تُو ہماری اُمیدوں کا مرجع تھا۔ تیسری جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ کہ آپؐ نے اپنے دشمنوں سے فرمایا۔ فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون (یونس ع۲)

کہ اے لوگو! اس دعویٰ وحی سے پہلے ایک لمبا عرصہ مَیں تمہارے درمیان گذار چکا ہوں۔ اور تم میری پاکیزہ زندگی کو دیکھ چکے ہو۔ جس سے تم اندازہ لگا سکتے ہو۔ کہ جب چالیس سال کے لمبے عرصہ میں مَیں نے کبھی جھوٹ اور افترا سے کام نہیں لیا۔ تو اب خدا تعالیٰ پر افترا کس طرح کر سکتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں ”اب دیکھو خدا نے اپنی حجت کو تم پر پورا کیا۔ کہ میرے دعویٰ پر ہزارہا دلائل قائم کر کے تمہیں یہ موقعہ دیا۔ کہ تا تم غور کرو۔ کہ وہ شخص جو تمہیں اس سلسلہ کی طرف بُلاتا ہے۔ وہ کس درجہ کی معرفت کا آدمی ہے۔ اور کس قدر دلائل پیش کرتا ہے۔ اور تم کوئی عیب، جھوٹ یا افترا، کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم خیال کرو۔ کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ، فریب اور افتراء کا عادی ہے یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں سے ہے۔ جو میری سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے جو اس نے مجھے آغاز سے تقویٰ پر قائم رکھا۔ اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔“

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے بھی یہ گواہی دی کہ ”مؤلف براہین احمدیہ مخالف و موافق کے تجربے اور مشاہدہ کی رُو سے شریعتِ محمدیہ پر قائم و پرہیزگار اور صداقت شعار ہیں“ (اشاعت السنہ جلد ۷ صفحہ ۹)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی لکھتے ہیں:۔

”جس طرح حضرت مرزا صاحب کی زندگی کے دو حصے ہیں (براہین احمدیہ تک اور اس کے بعد) اسی طرح میرے تعلق کے مرزا صاحب سے دو حصے ہیں (براہین احمدیہ تک اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(اسکے بعد) براہین احمدیہ تک مَیں مرزا صاحب سے حُسنِ ظن رکھتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میری عمر کوئی ۱۷، ۱۸ سال کی ہوگی۔ مَیں بشوقِ زیارت بٹالہ سے پاپیادہ تنہا قادیان گیا۔"

دُوسرا معیار اللہ تعالیٰ ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے۔ کہ اِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ۔ کہ اگر کوئی جھوٹا دعویٰ کرے۔ تو اس کا جھوٹ اس کو تباہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح فرمایا۔ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى (طٰہٰ ع ۳) کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ پر جھوٹ مت باندھو۔ ورنہ تمہیں وہ عذاب سے ہلاک کر دیگا۔ اور مفتری کے متعلق ہماری یہی سنت ہے کہ وہ ہلاک کیا جاتا ہے۔ لیکن واقعات شاہد ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناکام نہیں ہوئے۔ بلکہ آپ ہر روز ترقی کرتے چلے گئے۔

تیسرا معیار اللہ تعالیٰ یہ بیان فرماتا ہے۔ کہ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ۔ (المومن ع) یعنی ہم اپنے رسُولوں اور مومنوں کی دُنیا میں بھی مدد کرتے ہیں اور آخرت میں بھی۔ نصرت کی صورت یہ بیان کی۔ کہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا یعنی اس مذہب میں لوگوں کا بکثرت داخل ہونا الٰہی نصرت کا ثبوت ہوتا ہے۔ یہ الٰہی نصرت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شامل حال رہی۔ بلکہ اب تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر ۳۲ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ سلسلہ احمدیہ روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ اور کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا جس میں احمدیت پہلے سے زیادہ ترقی نہیں کر جاتی۔ اور ہم یقین کرتے ہیں کہ یہ سلسلہ اسی طرح ترقی کرتا چلا جائیگا۔ یہانتک کہ تمام دُنیا میں پھیل جائے گا۔"

"پس ان قرآنی معیاروں کے رُو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت ہے۔ اور بہت ہی مبارک وہ لوگ ہیں جو آپ کے دامن سے وابستہ ہوئے۔ (زینب شفیقہ سیکنڈ ایئر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اخلاقِ فاضلہ

آج سے ساڑھے تیرہ سو برس قبل ملکِ عرب میں رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پیدا ہُوئے۔ اور پرورش بھی ایک ایسی قوم میں پائی جو وحشی تھی۔ اور جو کسی کی اطاعت کرنا اپنے لئے عار جانتی تھی۔ اسی لئے کسی ایک بادشاہ کے ماتحت رہنا انہیں گوارا نہ تھا۔ بلکہ قبائل کے سردار بھی عوام سے مشورہ لے کر کام کرتے۔ قیصر و کسریٰ کی حکومتیں ان کے دونوں طرف پھیلی ہُوئی تھیں۔ لیکن انکی وحشت کو دیکھکر وہ بھی عرب کو فتح کرنے کی جرأت نہ کرسکتی تھیں۔ اس قوم کا یہ دستور تھا۔ کہ ذرا ذرا سی بات پر اپنے سردار کو صاف جواب دے دیتی۔ اور کہہ دیتی۔ کہ ہم تیرے نوکر نہیں۔ کہ تیری فرمانبرداری کریں۔

خصوصاً قریش تو کسی کی ماتحتی کو ایک دم کیلئے بھی گوارا نہ کرسکتے تھے۔ کیونکہ انہیں کعبہ کی ولایت کیوجہ سے جو حکومت کل قبائل عرب پر حاصل تھی۔ اس کی وجہ سے اُن کے مزاج دوسرے عربوں کی نسبت زیادہ بگڑے ہُوئے تھے۔ اس لئے اُن کا کسی شخص کی حکومت کا اقرار کر لینا بظاہر حالات بالکل محال تھا۔

غرض یہ وہ قوم تھی۔ جس میں رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلوہ گر ہوئے۔ مگر آپ نے اپنی قوّتِ قدسیہ سے اُن کی تمام بدعادات کو مٹا دیا۔ یہاں تک کہ وہی جو کسی کی

اطاعت کرنا اپنی ہتک کا باعث سمجھتے تھے۔ آپؐ کے عشق میں ایسے مدہوش ہوئے۔ کہ آپؐ کی غلامی کو وہ دُنیا کی تمام نعمتوں پر ترجیح دینے لگے۔ آپؐ کے اخلاق حمیدہ کی وجہ سے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا انسان آپؐ کا گرویدہ ہو گیا۔ اِسی طرح دُوسرے صحابہ کا اخلاص یہاں تک تھا کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بعض دفعہ تھوکتے۔ تو وہ آپؐ کا تھوک اپنے مُنہ اور ہاتھوں پر مل لیتے۔ اور وضو کے بچے ہُوئے پانی کو پینے کے لئے بیتاب ہو کر دوڑتے۔ اسی طرح جب آپؐ کوئی حکم فرماتے۔ تو صحابہؓ کا قدم اطاعت کے مَیدان میں ہمیشہ ایک دُوسرے سے بڑھ کر ہوتا۔ اور جب آپؐ کچھ فرماتے۔ تو تمام صحابہؓ اپنی آوازوں کو نیچا کر لیتے۔ جنگ احد پر جانے کے لئے آپؐ نے انصار سے مشورہ لیا۔ تو سعد بن عبادہؓ نے عرض کیا۔ یارسُول اللہ آپؐ یہ خیال نہ کریں۔ کہ ہم بھی حضرت موسیٰؑ کے ساتھیوں کی طرح کہدیں گے۔ کہ اذھب انت و ربّك فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون۔ یعنی تُو اور تیرا رب جاؤ۔ اور دشمن سے لڑتے پھرو۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ بلکہ خدا کی قسم ہم آپؐ کے آگے بھی لڑینگے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ اور دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ اور اس وقت تک دشمن آپؐ کے پاس نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہؤا نہ گذرے

پھر جس طرح مَرد آپؐ پر فدا تھے۔ اسی طرح عورتیں بھی مجسمۂ اخلاص تھیں۔ چنانچہ ہندہ جب داخل اِسلام ہوئی تو کہنے لگی۔ یارسُول اللہ رُوئے زمین پر کوئی خیمہ والا نہ تھا۔ جس کی نسبت مَیں آپؐ سے زیادہ ذلّت کی خواہشمند ہوں مگر اب رُوئے زمین پر کوئی گھر والا نہیں جس کی نسبت میں آپؐ کے گھر والوں سے زیادہ عزّت کی خواہشمند ہوں۔

یہ بھی گواہی آپؐ کی قوم کی آپکے اخلاق فاضلہ کے متعلق مگر کہا جا سکتا ہے۔ کہ انسان پبلک میں تصنّع کر سکتا ہے۔ اسلئے آؤ اب ہم آپکو رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اہلی زندگی کا نمونہ دکھائیں۔ جہاں کسی قسم کا تصنّع نہیں ہو سکتا۔

جب آپؐ پر پہلی دفعہ وحی نازل ہُوئی۔ تو آپؐ نے گھبرا کر حضرت خدیجہؓ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ مجھے اپنے نفس کے متعلق ڈر پیدا ہو گیا ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کہ خدا کی قسم خدا آپؐ کو کبھی ضائع نہیں کریگا۔ کیونکہ آپؐ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ آپؐ مہمان نوازی کرتے ہیں۔ آپؐ مظلوموں کی مدد کرتے ہیں۔ اور آپؐ نے ان تمام اخلاق کو اپنے اندر جمع کیا ہؤا ہے۔ جو دنیا میں مفقود ہیں۔

الغرض آجتک دُنیا میں کوئی مصلح ایسے وسیع اخلاق لے کر نہیں آیا۔ جیسے میرے آقا حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اخلاق تھے۔ اسی لئے قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ وَلَکُمْ فِی رَسُوْلِ اللہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔ کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمہارے لئے بہترین نمونہ ہیں +

(امتہ اللہ درجہ ثانیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

۳۰ ر دسمبر ۱۹۳۹ء کو میری خالہ اقبال خانم صاحبہ بنت جناب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب میڈیکل پریکٹیشنر حال قلعہ صوبا سنگھ کا نکاح چوہدری بشیر احمد خاں صاحب ساکن ٹانڈو محمد خاں ضلع حیدر آباد سندھ کے ساتھ ہؤا۔ اور ۲۸ ر جنوری کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ بہنیں دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کیلئے بابرکت بنائے۔ (خاکسار انجمن آراء بیگم بنت شیخ [illegible] صاحب [illegible] قادیان)

اخلاقی اور روحانی مشعلیں

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال

۱۔ صبر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) بلا اور مصیبت پر صبر کرنا۔ (۲) ان اُمور سے اجتناب کرنا جن سے ہم کو منع کیا گیا ہے۔

۲۔ بدوں کی ہمنشینی انسان کو دُوسروں کی نگاہ میں ذلیل کر دیتی ہے۔

۳۔ غیبت کا کفارہ صرف استغفار ہے۔

۴۔ مقام حیرت ہے کہ انسان ایسے مکان اور سرائے پر فریفتہ ہے۔ جس کے حلال کا حساب دینا ہوگا۔ اور جس کے حرام کا عذاب سہنا ہوگا۔

۵۔ آدمی خواہ کسی حالت میں ہو۔ دُنیا سے تین حسرتوں کے ساتھ جُدا ہوتا ہے۔ (۱) مزید آسودہ حالی کی حسرت۔ (۲) آرزوؤں اور اُمیدوں کے پُورا نہ ہونے کی حسرت۔ (۳) سامانِ آخرت کی کماحقہ تیاری میں کوتاہی کرنے کی حسرت۔

۶۔ سخت لگام کا مستحق تیرے نفس سے زیادہ اور کوئی جانور نہیں۔

۷۔ اگر تُو چاہتا ہے۔ کہ دیکھے کہ تیرے مرنے کے بعد دُنیا کی کیسی حالت ہوگی تو تُو دُوسروں کی موت کے بعد دیکھ کر اندازہ کرلے۔ کہ کس طرح رہتی ہے۔

۸۔ اگر کسی کو نصیحت کرنا چاہو۔ تو پہلے خود اس پر عمل کرو۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال

۱۔ جس کے دل میں خوفِ الٰہی سماجاتا ہے۔ وہ بُری بات زبان پر نہیں لاسکتا۔ اور اس خوف کے ذریعہ دنیا کی محبت اور نفس کی خواہشات کو جلا دیتا ہے۔

۲۔ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے۔ سب مخلوق اس سے ڈرتی ہے۔ اور جو اللہ سے نہیں ڈرتا۔ اس کے دل پر سب کا خوف مسلط ہوتا ہے۔

۳۔ اگر تم تمام عیوب و نقائص سے مبرّا اور معصوم عن الخطاء دوست کی تلاش میں رہو گے۔ تو بے نصیب رہ جاؤ گے۔ چاہیئے کہ دوستوں کو بھائی سمجھو اور انکے عیوب سے اغماض اور چشم پوشی سے کام لو۔

۴۔ جو شخص زبان سے کسی کے ساتھ دوستی کا اظہار کرے لیکن دل میں اس سے دشمنی رکھے۔ خدا تعالیٰ اس پر لعنت کرتا ہے۔

حضرت ذُوالنّون مصری رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال

۱۔ جسم کی تندرستی کم کھانے میں ہے اور رُوح کی صحت کم گناہوں میں۔

۲۔ بیمار دل کی چار علامتیں ہیں (۱) عبادت میں مزہ نہ پائے (۲) خدا تعالیٰ کا خوف نہ ہو (۳) دنیا کی [illegible] کو محبت کی نظر سے دیکھے (۴) علم کی باتیں سنکر ان پر عمل نہ کرے۔

۳۔ اگر تجھے کبھی خیرات و ایثار کرنے کا موقع ملے تو اسے خدا کا فضل سمجھ۔ (شہزادی ایم۔ [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سندھ کی عورتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان میں سندھ ایک ایسا صوبہ ہے۔ جہاں مسلمانوں کی تعداد ہندوؤں سے کہیں زیادہ ہے۔ لیکن بدقسمتی سے تعلیم کے میدان میں سندھ کی بہت کم مسلم مستورات نے قدم اُٹھایا ہے۔ اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ سندھ میں لڑکیوں کے سکول بہت کم ہیں۔ اور جو ہیں بھی اُن میں پردہ کا خیال بالکل نہیں رکھا جاتا۔ البتہ کراچی و حیدرآباد میں لڑکیوں کے سکول ہیں جہاں مسلمان لڑکیاں تعلیم حاصل کر سکتی ہیں لیکن لڑکیوں کے لئے کالج ایک بھی نہیں۔ غریب گھرانوں میں تعلیم نسواں کا رواج بالکل نہیں۔ متمول گھروں میں بھی بہت کم خیال رکھا جاتا ہے۔

یہاں مذہبی اعتقادات نہایت افسوسناک ہیں۔ شرک عام ہے۔ نماز روزہ تک سے لوگ ناواقف ہیں۔ عورتیں اور مرد دونوں کسی معزز آدمی کو ملتے وقت اُس کے پاؤں چھوتے ہیں۔ قرآن شریف اُن کے ہاں نہ پڑھنے کے لئے ہے نہ عمل کرنے کے لئے۔ بلکہ صرف قسم کھانے کے لئے ہے۔ جہاں کہیں جھگڑا ہوا۔ فوراً قسم کھانے کے لئے قرآن شریف اُٹھا لیا جاتا ہے۔ بوجہ تعلیم کے فقدان کے عورتیں توہم پرستی میں بُری طرح گرفتار ہیں۔

لباس عام طور پر سلوار، قمیص اور دوپٹہ ہے۔ لیکن وہ پنجابی لباس سے مختلف ہے۔ دوپٹہ کو ساڑھی کی طرز پر لیا جاتا ہے۔ سلوار کے پائنچے بہت تنگ ہوتے ہیں۔ ساڑھی کا رواج بہت کم ہے۔ ہندو اور مسلم عورت کے لباس میں نمایاں فرق ہے۔ متمول گھرانوں میں دوپٹہ اور قمیص وغیرہ بغیر فیتہ و جھالر کے نہیں پہنے جاتے۔ کشیدہ کاری کا بھی رواج ہے۔ بعض عورتیں تلے کا کام بھی کرتی ہیں لیکن عام طور پر یہ کام کشیدہ کاری اور تلے وغیرہ کا بیوہ اور غریب عورتیں اُجرت پر کرتی ہیں۔ اُجرت بہت کم ہوتی ہے۔ اور کام بیحد نفیس۔ قمیص کے گریبان میں چھوٹے چھوٹے شیشے نہایت خوش اسلوبی سے ٹانکے جاتے ہیں۔ دوپٹہ پر ستارے وغیرہ کا رواج بہت عام ہے۔ اور اکثر عورتیں اس کام میں مہارت رکھتی ہیں۔ نئے فیشن کی دستکاری جو زمانہ حال میں رائج ہے۔ فی الحال یہاں کی عورتیں اس سے واقف نہیں۔ کپڑے عموماً درزی سے سلوائے جاتے ہیں۔

لڑکی کی پیدائش کو عام طور پر بُرا نہیں سمجھا جاتا۔ شادی بیاہ کی رسوم بہت عجیب ہیں۔ عام طور پر لڑکے والوں سے پانچ پانچ چھ چھ سو روپیہ شادی سے قبل لے لیا جاتا ہے۔ لڑکی کو جہیز بہت کم دیتے ہیں۔ اور بچوں کی شادیاں بہت کم عمر میں کر دی جاتی ہیں۔ عورتوں (تعلیم یافتہ طبقہ کو چھوڑ کر) کے کان تقریباً سارے چھدے ہوئے اور بالیوں سے پُر ہوتے ہیں۔ نتھ یہاں کا مقبول زیور ہے۔ ہندوؤں میں بھی۔ اور مسلمانوں میں بھی۔

عورتیں پردہ بہت سختی سے کرتی ہیں۔ حتیٰ کہ بعض گھرانوں میں دس بارہ سال کے لڑکے سے بھی پردہ کیا جاتا ہے۔

بُرقعہ پوش عورت کا باہر پھرنا نہایت معیوب خیال کیا جاتا ہے - چنانچہ ایک دوسرے کے ہاں جانے کے لیئے تانگے وغیرہ پر جاتی ہیں -

چاول اور مچھلی یہاں کی مرغوب غذا ہے - چاول ہر موسم میں اور ہر روز کھائے جاتے ہیں - اکثر عورتیں بیڑی پیتی ہیں اور اسے بُرا نہیں سمجھا جاتا - لڑکے نہایت چھوٹی عمر میں بیڑی پینا شروع کر دیتے ہیں - عورتیں چوٹیاں کرتی ہیں - سر میں تیل بہت لگاتی ہیں اور بال عام طور پر ملتانی مٹّی (گاچنی) سے دھوتی ہیں - شاید اسی وجہ سے انکے بال کافی لمبے ہوتے ہیں + (محمودہ ثروت قادیان)

کیل - چھائیوں - بدنما داغوں - خارشس - اگزیمہ
اور
جلدی جراثیمی امراض کا مکمل علاج
بیوٹرین رجسٹرڈ
گورنمنٹ کے کیمیکل اگزیمینر کی ٹیسٹ کی ہُوئی ہے
تمام ڈاکٹر اس کے استعمال کی سفارش کرتے ہیں
تمام ہندوستان کے کیمسٹ و جنرل مرچنٹ بیچتے ہیں
تیار کرنیوالے :- کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی بمبئے اور کلکتہ
وی پی کا پتہ :- اے جہانگیر جی بیوٹرین ایجنٹ کیمسٹ جالندھر شہر
نمونہ کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجئے

حفظانِ صحت

آنکھوں کی حفاظت کے متعلق ضروری ہدایات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ نے بازار اور گلی کوچوں میں اندھوں کو بھیک مانگتے دیکھا ہوگا - اور ساتھ ہی یہ کہتے سُنا ہوگا - کہ " بابا آنکھیں بڑی نعمت ہیں " - بیشک آنکھیں بڑی نعمت ہیں - لیکن اس نعمت کی قدر اس کو ہوتی ہے - جس کو یہ نعمت یا تو اندھاپن کے بعد ملی ہو - یا جس سے یہ نعمت چھن چکی ہو - ایک معمولی بینا شخص اس نعمت کی قدر بہت کم کرتا ہے - اور اکثر اس کی حفاظت کی طرف سے غافل رہتا ہے - اس غفلت کی وجہ سے آخر ایک دن ایسا آتا ہے کہ یہ شخص اس نعمتِ عظمیٰ کو کھو بیٹھتا ہے - اور ساری عمر پچھتاتا ہے -

آپ بہنوں نے بعض اندھی بہنوں سے دریافت بھی کیا ہوگا - کہ بہن آپکی بینائی کس طرح جاتی رہی - اسپر بعض نے نہایت حسرت بھری آہ کے ساتھ کہا ہوگا - کہ مَیں چھوٹی سی بچّی تھی - اس وقت میرے چیچک نکلی - اس کے بعد مَیں اندھی ہوگئی -

بعض نے کہا ہوگا - کہ میں بچپن میں اپنے ہاتھ منہ اچھی طرح دھویا نہیں کرتی تھی - نہ ہی ماں باپ نے کبھی تاکید کی - اور نہ کبھی استاد نے خیال کیا - ہوتے ہوتے میری آنکھوں میں زخم پڑ گئے اور نظر جاتی رہی -

بعض نے آپکو یہ بھی بتایا ہوگا کہ ہمارے ہاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک بوڑھی ماما رہا کرتی تھی۔ اُس کی آنکھیں بہت خراب رہتی تھیں۔ مَیں چھوٹی تھی۔ وہ مجھے کھلایا کرتی تھی۔ اپنے دوپٹہ سے اپنی بھی آنکھیں پونچھ لیا کرتی اور میری آنکھوں اور منہ پر بھی وُہی کپڑا پھیر دیا کرتی۔ اس سے میری آنکھیں دُکھنے آئیں اور ایسی دُکھیں کہ پھولے پڑ گئے اور نظر جاتی رہی۔

بعض نے کہا ہوگا۔ کہ مَیں اکثر دُھندلی روشنی میں یا رات کے وقت باریک چھاپے کی کتاب پڑھا کرتی تھی۔ جس کیوجہ سے میری نظر نہایت کمزور ہو گئی۔

اس سے آپکو معلوم ہو گیا ہو گا کہ مادر زاد اندھے بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ اکثر وہ ہوتے ہیں۔ جن کو

(۱) یا تو ماں باپ اندھا کرتے ہیں۔

(۲) یا اتالیق اور اُستاد اندھا کرتے ہیں۔

(۳) یا بازاری اور غیر معروف طبیب یا ڈاکٹر اندھا کر دیتے ہیں۔

(۴) یا اپنی غلطی سے اندھے ہوتے ہیں۔ اور بینائی جیسی نعمتِ عظمیٰ سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اور بقیہ عمر افلاس اور ذلت میں بسر کرتے ہیں۔ اور اکثر بھیک مانگ کر گذارہ کرتے ہیں۔

پس اے بہنو! تم اپنی اولاد کے لئے نہ صرف اپنی دولت بلکہ اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہو۔ مجھے بتاؤ۔ کہ تم میں سے کونسی ایسی سنگدل ماں ہے جو اپنے بچوں کو اندھا کرنا چاہتی ہے۔ یقیناً ایک بھی نہیں۔ اسی طرح کونسا ایسا بچہ ہے۔ جو اندھا ہونا چاہتا ہے۔ مَیں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ ایک بھی نہیں۔ پس اُمید ہے کہ آپ بہنوں کو جو مشورہ دیا جاتا ہے۔ آپ اس پر ضرور عمل کریں گی۔ اور اپنے پیارے بچوں کی آنکھوں کو بچائیں گی۔

اکثر بہنیں کہہ دیتی ہیں کہ ہمارے پاس اتنا وقت کہاں جو ہم اپنے بچوں کی دیکھ بھال کریں۔ حالانکہ وہ اپنا بہت سا وقت فضول پھرنے اور گپیں ہانکنے میں ضائع کر دیتی ہیں۔

انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی اولاد کی محبت کو مقدم رکھکر

(۱) ہر بچے کو چیچک کا ٹیکہ کرائیں اور اس میں ہرگز ہرگز کوتاہی نہ کریں۔

(۲) حوائج ضروریہ سے فارغ ہو جانے کے بعد بچوں کا مُنہ ہاتھ سردیوں میں گرم پانی اور صابون سے اور گرمیوں میں نلکے یا کنوئیں کے تازہ پانی اور صابون سے دھوئیں۔ گرمیوں میں ہر روز اور سردیوں میں ہفتہ میں دو دفعہ گرم پانی اور صابون سے غسل دیں۔

منہ ہاتھ دھونے یا غسل دینے کے بعد صاف تولیہ سے پونچھیں۔ اگر صاف تولیہ نہ ہو۔ تو کھدر کا صاف دھویا ہوا کپڑا بھی کام دے سکتا ہے۔ اگر ہو سکے تو گھر میں ہر ایک کے واسطے الگ الگ تولیہ ہو۔

کم از کم یہ ضرور ہو کہ جس کی آنکھیں دُکھتی ہوں اسکا ضرور ہی الگ تولیہ ہو۔ اس تولیئے کو ہفتہ میں دو تین دفعہ گرم پانی میں اُبال کر دھو لیں۔

(۳) دن میں کئی دفعہ اس کا مُنہ ہاتھ دھلوائیں۔

(۴) کپڑوں کو بھی صاف رکھیں۔ یہ ضروری نہیں کہ اُن کو قیمتی لباس پہنائیں۔ بلکہ معمولی اور سادے کپڑے بھی اگر صاف رکھے جائیں۔ تو میلے کپڑوں سے بہت اچھے ہوتے ہیں۔

(۵) بچوں کو ہمیشہ صاف رکھیں اور صاف ستھرا رہنے کی عادت ڈالیں۔

(۶) گرد و غبار، نیز دھوپ اور گندے پانی میں پھرنے یا کھیلنے نہ دیں۔

(۷) بچوں کی آنکھوں پر مکھی نہ بیٹھنے دیں۔

(۸) اگر خدانخواستہ ان کی آنکھیں دکھنے آجائیں (جیسا کہ اکثر برسات میں دکھنے آجاتی ہیں) تو کسی اچھے ڈاکٹر یا طبیب سے علاج کرائیں یا ہسپتال میں لے جائیں۔ کسی غیر معروف شخص سے دوائی لے کر یا کسی مرد عورت کے کہنے سے اناپ شناپ دوائیں ہرگز آنکھوں میں نہ ڈالیں۔ اسی طرح اشتہاری دوافروشوں کے سرمے بجائے فائدے کے اکثر نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان سے بچنا ہی بہتر ہوتا ہے۔

(۹) تمام دواؤں اور سرموں سے بہتر سادہ بورک لوشن ہوتا ہے۔ اگر دن میں تین یا چار دفعہ آنکھ کو اس سے دھولیں تو نہایت ہی اچھا ہے۔ اگر تین چار دفعہ نہیں تو کم از کم صبح شام تو ضرور دھولیا کریں۔

(۱۰) بچوں کو باہر دھوپ میں اس طرح بٹھایا کریں کہ ان کے چہروں پر دھوپ نہ پڑے۔

(عزیزہ راشدہ بنت خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب آف کوئٹہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جوبلی کی مبارک تقریب

مندرجہ ذیل نظم جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر نے جلسہ خلافت جوبلی پر "قاضی فیملی" کی لڑکیوں کی درخواست پر ارقام فرمائی تھی۔ جو انہوں نے جلسہ خواتین کے چوتھے روز پڑھی۔ اس کے لئے ہم جناب خان صاحب کا دلی شکریہ ادا کرتی ہیں۔ (خورشید انور تنویر۔ امرتسر)

مبارک ہو سب کو خلافت کی جوبلی
خلافت کی اور احمدیت کی جوبلی

بہار آئی پھر باغِ اسلام میں اب
خدا نے دکھائی شریعت کی جوبلی

خدا نے مسیحا کو دنیا میں بھیجا!
منائیں نہ کیوں ہم نبوت کی جوبلی

مسلمان پھر اب مسلمان ہوئے ہیں
بجا ہے کہیں گر طریقت کی جوبلی

کئے مال و جاں ہم نے احمدؑ پہ قرباں
ملی ہم کو دورِ شہادت کی جوبلی

منایا ہے جشن آسمان اور زمیں نے
نرالی ہے یہ شان و شوکت کی جوبلی

مبارک ہو فضلِ عمر آپ کو یہ
خدا کی طرف سے فضیلت کی جوبلی

ہوا پرچم اسلام کا خوب اونچا
یہ ہے دینِ احمدؑ کی رفعت کی جوبلی

یہ ہے خسروی دورِ امن و اماں کا
ہے دنیا میں پہلی اخوت کی جوبلی

جلا ڈالے گی گوہر اعدائے دیں کو
یہ محمودؔ کی شانِ عظمت کی جوبلی

معلوماتِ عامہ

ہندوستان میں سب سے پہلے کراچی میں لڑکوں کے ایک کالج میں مخلوط تعلیم کے بد نتائج کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے علیحدہ کالج ہوں۔ چنانچہ اب اس کالج میں مخلوط تعلیم نہیں دی جائے گی۔

سندھ لیجسلیٹو اسمبلی ہال اور سکرٹریٹ کی تعمیر اگلے ماہ شروع ہوگی۔ اندازہ ہے۔ کہ اس پر حکومت کا ۹ لاکھ ۹۷ ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔

جرمنی میں ایندھن کی کمی کی وجہ سے اب کوئلے کی چوری عام ہوگئی ہے۔ کئی جرمن موقع پر گرفتار کئے گئے۔ اور دوسروں کے لئے عبرت بنانے کے لئے انہیں گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔

اس بات کے امکانات زیادہ روشن ہو رہے ہیں۔ کہ کانگرس کے آیندہ صدر مولانا ابوالکلام آزاد ہونگے یقین کیا جاتا ہے۔ کہ آپ بلا مقابلہ منتخب ہو جائینگے۔

مسلم لیگ کانفرنس میں جو ایام ایسٹر میں لاہور میں منعقد ہوگی۔ عراق پارلیمنٹ کا سپیکر مصری وفد پارٹی کا نمائندہ اور دوسرے اسلامی ممالک کے نمائندے بھی شامل ہوں گے۔

لندن میں ایک چھوٹا سا وائرلیس سٹ تیار کیا گیا ہے۔ جسے کوئی جہاں چاہے کندھے پر لٹکا کر لے جا سکتا اور پروگرام کو سن سکتا ہے۔

(محمودہ ثروت)

خوبصورتی کے متعلق وسط افریقہ کے حبشی عجیب نظریہ رکھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ لمبے لمبے ہونٹ بہت اچھے ہوتے ہیں۔ وہ اسی پر اکتفا نہیں کرتے۔ بلکہ اپنی لڑکیوں کی خوبصورتی بڑھانے کے لئے ان کے ہونٹوں کے آگے لکڑی کی تختیاں لگا دیتے ہیں۔ اس وجہ سے اُن بیچاریوں کے لئے بولنا تک مشکل ہو جاتا ہے۔

امریکہ میں جوتوں کی دوکانوں، ہوٹلوں، کلبوں، وغیرہ میں تھکاوٹ دُور کرنے کے لئے پاؤں کی مالش کی مشین رکھی ہوئی ہوتی ہے۔ جس میں سکّہ گرانے سے پانچ منٹ تک پاؤں کی مالش ہوتی رہتی ہے۔

بعض مغربی ممالک میں تھیئٹر میں کُرسیوں کے قریب ایک جگہ سکّہ گرانے سے دُوربین نکل آتی ہے۔ جس کے ذریعہ سٹیج کا منظر اچھی طرح نظر آ جاتا ہے۔

اعداد و شمار کی ایک رپورٹ مظہر ہے۔ کہ گذشتہ سال ۱۹۳۹ء کے پہلے چھ ماہ میں دنیا میں لڑکوں کی نسبت لڑکیاں زیادہ پیدا ہوئیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ان چھ ماہ میں پیدا ہونے والی لڑکیوں کی تعداد لڑکوں سے دوگنی ہے۔ البتہ بعض ممالک مثلاً ہالینڈ، سویڈن، رومانیہ، ترکی، عرب، فن لینڈ اور جاپان میں لڑکیوں کی تعداد لڑکوں سے کم رہی بہرحال بحیثیت مجموعی دنیا میں عورتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے ؛

(امۃ السلام قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

31

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نٹنگ ورک

اُونی ٹوپی بنانے کی ترکیب

پہلے ساٹھ خانے ڈالیں اور انکو سیدھے سیدھے بنیں۔ جب ۲ دو انچ ہو جائے۔ تو ان تمام خانوں کو ٹنگنا کرلیں۔ پھر جو بنائی چاہیں ڈالیں۔ اور بُنتی جائیں۔ یہاں تک کہ ان ۲ دو انچ کے علاوہ چار انچ اور ہو جائے۔ پھر سب خانوں کو بیس۲۰ بیس۲۰ میں تقسیم کرلیں۔ سیدھی طرف سے ہر بیس بیس میں سے ایک ایک خانہ کم کرتی جائیں۔ یہ بنائی سیدھی طرف سے سیدھی کریں اور الٹی طرف سے الٹی۔ جب ۲ دو انچ ہو جائے۔ تو الٹی طرف ایک سیدھی سلائی کریں۔ اور پھر سیدھی طرف سے ایک سلائی میں بیس بیس میں سے ایک ایک کم کریں۔ پھر الٹی طرف سے ایک سیدھی سلائی کریں۔ اسکے بعد پھر پہلے کی طرح سیدھی طرف سے سیدھی اور الٹی طرف سے الٹی۔ اور ساتھ ساتھ ہر بیس میں سے ایک ایک سیدھی طرف سے کم کرتی جائیں۔ یہاں تک کہ جب پانچ چھ خانے رہ جائیں۔ تو بند کردیں۔

باڈر کو دوہرا کرکے ٹوپی کو سی ڈالیں۔ پھر کروشیا سے ایک زنجیر بنالیں۔ اسکو باڈر کے اُوپر جو سوراخ ہونگے۔ ان میں ڈال دیں (یہ سُوراخ خانے بڑھاتے وقت بنجاتے ہیں) اب اس زنجیر کے دونوں سروں پر پھندنے لگاکر کان کے قریب پھول بنادیں۔ اوپر کے حصہ میں اگر چاہیں۔ تو پھندنا یا خوبصورت بڑا بٹن لگادیں۔ بس ٹوپی تیار ہے

(سارہ بیگم بنت بابو عبدالحمید صاحب درجہ ثانیہ)

مصباحی بہنوں سے ضروری درخواست

اکثر دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ جب کوئی کام کسی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ تو جب تک وہ اس کام کو پورے طور پر سرانجام نہ دے لے۔ اس وقت تک اس کو چین سے بیٹھنا نصیب نہیں ہوتا۔ اسی اصل کے ماتحت اگر آپ یہ چاہتی ہیں کہ ہمارا مصباح ترقی کرے۔ تو ایک بار ہمت کرکے اس کی اشاعت دو ہزار تک پہنچادیں۔ اور اس کے لئے ان تھک مساعی عمل میں لائیں۔ اس بات کا ہم میں سے ہر ایک کو تجربہ ہوگا۔ کہ جس کا کام ہوتا ہے۔ اس کو اس کا سخت فکر دامنگیر ہوتا ہے۔ اور جب تک وہ اس کو پایۂ تکمیل تک نہ پہنچالے۔ آرام نہیں کرتا۔ چونکہ مصباح ہمارا اپنا اخبار ہے۔ اسلئے یہ کام بھی ہمارا ہی ہے۔ اور ہم کو کوشش کرکے اس کی اشاعت بڑھانی چاہیئے۔ اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ جب تک مصباح کیلئے دو ہزار خریدار بہم نہ پہنچادیں۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ آرام طلبی سے کامیابی حاصل کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ جس نے بلندیوں کو چاہا۔ وہ راتوں کو جاگا۔ اور جس نے موتیوں کو چاہا۔ اُس نے سمندر میں غوطہ لگایا۔ پس اگر آپ اپنے اخبار کی کامیابی چاہتی ہیں۔ تو چاہیئے۔ کہ آرام بالکل چھوڑ دیں۔ اور تن من دھن کے ساتھ دن رات کوشش کرکے دس دس خریدار بیشگی چندہ دینے والے مہیا کریں ہم میں سے کوئی بہن یہ خیال اپنے دل میں نہ آنے دے کہ

یہ کام میرا نہیں ۔ دُوسرے کا ہے ۔ بلکہ ہر بہن اپنا یہ فرض سمجھے کہ یہ کام میرا ہے کہ مَیں مصباح کی اشاعت بڑھاؤں ۔ اگرچہ خود خریدار بننا بھی خوبی ہے ۔ مگر دُوسروں کو خریدار بنانا اس سے بھی بڑی خوبی ہے ۔ "ہمتِ مرداں مددِ خدا" کوشش کرو اور ہمت سے کام لو ۔ کامیابی خدا کے ہاتھ میں ہے ۔

اس کے بعد مَیں اپنی ان آسُودہ حال بہنوں سے درخواست کرتی ہوں ۔ جو ابتک مصباح کی خریدار نہیں کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے دولت جیسی نعمت سے مالا مال کیا ہوا ہے ۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے واحد رسالہ کیلئے ۲ دو روپے سال میں ادا کرنے سے گھبراتی ہیں ۔ اگر آپ توجہ کریں ۔ تو مصباح بہت جلد ترقی کر جائے ۔ پس آپکو جلد سے جلد اس طرف توجہ کرنی چاہیئے ۔ بلکہ جو بہنیں غربت کی وجہ سے نہیں خرید سکتیں ۔ مگر دل میں پڑھنے کا شوق رکھتی ہیں ۔ اُن کے نام بھی اپنے پاس سے چندہ دے کر مصباح جاری کرائیے ۔ تا آپ کو صدقۂ جاریہ کا ثواب حاصل ہوتا ہے ۔

اسی طرح مضمون نگار بہنوں کا فرض ہے ۔ کہ وُہ مصباح میں مضامین لکھ کر اپنے قیمتی خیالات سے مستفیض کیا کریں +

(نصیرہ نزہت اسسٹنٹ سکرٹری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نویدِ جوبلی

مندرجہ ذیل نظم جلسۂ خواتین میں خلافت جوبلی کے موقع پر پڑھی گئی تھی ۔

خوشی کا غلغلہ گونجا کہ سلور جوبلی آئی
صبا جاکر یہ مژدہ سارے عالم میں پکار آئی

لگایا احمدیت کا چمن دُنیا میں احمدؑ نے
کہ جسمیں اک جہاں نے باغِ جنت کی ہوا پائی

اسے فضلِ عمر نے چشمۂ عرفان سے سینچا
برس پچیس ۲۵ جب گذرے تو اک رنگیں بہار آئی

نویدِ جوبلی سُنکر ہوئے مدہوش سب عاشق
مگر جذبہ مسرت کا اٹھا اک لیکے انگڑائی

چراغاں ماہ و انجم سے ہی بڑھکر ضوفگن، دیکھو!
بھلا پھر کیوں نہ ہو حیرت میں عقلِ چرخِ مینائی

زمیں سے آسماں تک دھوم ہے اس جشنِ اطہر کی
امامِ وقت کے ہیں خاکی و نوری بھی شیدائی

کیا ہُشیار مہدی نے ہمیں جب ساری دنیا میں
شرابِ کفر میں مدہوش تھی پیری و برنائی

سہارا دامنِ فضلِ عمر کا مجھکو ہے کافی!
کہ جنکے چہرۂ انور پہ ہے شانِ مسیحائی

کوئی اے شاکرہ پیغام در پیغامی "کو پہنچا دے
امیر المومنین کی جیت اور دشمن کی پسپائی

[illegible] دارالامان قادیان

رپورٹ مصباح سوسائٹی

یہ امر باعثِ مسرت ہے ۔ کہ سوسائٹی کی ممبرات نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نہایت تندہی اور خوش اسلوبی سے کام کیا ۔ اور مصباح کی تقریباً چار سَو جلدیں فروخت کیں ۔ مصباح کو فروخت کرتے ہیں صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ ۔ سیدہ بشریٰ صاحبہ ۔ سارہ بیگم صاحبہ ۔ اور نصیرہ نزہت صاحبہ نے نمایاں کام کیا ۔ علاوہ ازیں ممبرات نے اپنے اپنے عزیزوں سے جلسہ کے موقع پر بقائے وصول کئے ۔ امۃ اللہ بیگم صاحبہ درجہ ثانیہ اور فائقہ بیگم صاحبہ درجہ ثانیہ نے سات سات خریدار بنائے ۔ چند ایک اور ممبرات نے بھی خریدار بنائے ۔ لیکن چونکہ ان کی تعداد سات سے کم ہے ۔ اس لئے انعام امۃ اللہ بیگم صاحبہ اور فائقہ بیگم صاحبہ ہی کو دیا جائے گا ۔

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے ۔ کہ خریدار بنانے میں مستورات نے ہم سے تعاون نہیں کیا ۔ ظاہر ہے ۔ کہ یہ کام ان کے تعاون کے بغیر ناممکن ہے باوجود اس کے کہ مصباح احمدی خواتین کا واحد رسالہ ہے ۔ پھر بھی انہوں نے خریدار بننے کی زیادہ ضرورت نہیں سمجھی ۔

دُعا ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل وکرم سے اس سے بہتر اور اعلیٰ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

(محمودہ ثروت سکرٹری)

رپورٹ مجلس خادمات الاحمدیہ دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الحمدللہ اس نئے سال کے آغاز سے ہمارے ہفتہ وار اجلاس باقاعدہ ہوتے ہیں ۔ اور ماہوار تبلیغی جلسہ ۲۸ جنوری زیر صدارت نائب پریذیڈنٹ گلزار بیگم صاحبہ بر مکان بابو محمد علی صاحب منعقد ہوا ۔ جس میں احمدی اور غیر احمدی بہنوں نے شرکت کی ۔ شوکت بیگم صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عورتوں سے سلوک ۔ اور انور سلطانہ صاحبہ نے "قادر کے کاروبار نمودار ہوگئے کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہوگئے" کے عنوانات پر مضامین پڑھ کر سنائے ۔ جو حاضرات نے نہایت غور سے سنے ۔ اس کے بعد مبارکہ بیگم صاحبہ نے خاتم النبیین کے مفہوم پر تقریر کی ۔ اور ساجدہ بیگم صاحبہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ خطبہ پڑھ کر سنایا ۔ جو حضور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری وصیت کے متعلق پڑھا ۔ اور چھپی ہوئی حدیث کو حاضرات میں تقسیم کیا اس کے بعد صدر صاحبہ نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی اور جلسہ دُعا پر ختم ہوا ۔

(سلیمہ بیگم ساجدہ نائب سکرٹری)

اُون کی نگر

کوئی بہن بذریعہ مصباح اُون کی نگر بُننے کی ترکیب سے مطلع فرمائیں ۔ ممنون ہوں گی ۔

(امۃ الحی قادیان)

صنعت وحرفت

ریشمی کپڑے سے داغ دھبے چھڑانے کا عرق

اس کے لئے بہترین اور آسان طریقہ یہ ہے کہ سیاہی آلود جگہ کو پہلے پوٹاسیم پرمنگنیٹ کے مرکب سے صاف کیا جائے اور پھر اس جگہ کو ہائڈروجن کے مرکب کے ساتھ دھو ڈالا جائے۔

کپڑوں سے چکنائی کے دھبے چھڑانے کا عرق

اینی لائن آئل .. .. .. ایک اونس

صابن کا پوڈر .. .. ""

مقطر پانی .. .. .. دس اونس

مندرجہ بالا اجزا کو ایک کھلے منہ والے برتن میں حل کریں۔ پھر اس عرق میں خراب شدہ پارچہ کی خاص جگہ کو ڈبو دیں۔ تھوڑی دیر ڈبوئے رکھنے کے بعد اسے نکال لیں اور صاف ستھرے پانی سے دھو ڈالیں۔ چکنا ہٹ کے داغ چھوٹ جائیں گے۔

کاغذ پر سے روشنائی کا لکھا مٹانا

مقطر پانی .. .. ۴ گیلن

کلورائڈ آف لائم .. .. .. گیارہ پونڈ

ایسیٹک ایسڈ .. .. .. چودہ پونڈ

مرکب تیار کرنے کی ترکیب یوں ہے۔ پہلے کلورائڈ آف لائم کو پانی میں حل کر لیں۔ پھر اس میں ایسیٹک ایسڈ چھوڑ دیں تھوڑی دیر حل کرنے کے بعد مرکب کو بوتلوں میں بند کر لیں۔ دانتوں کے برش کے ساتھ اس مرکب کو الفاظ پر لگانے سے وہ مٹ جائیں گے۔

ریاست ۱۱ دسمبر ۱۹۳۹ء

وصیتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۵۵۰۸ منکہ غلام فاطمہ زوجہ ایم عبدالرحمٰن قوم جٹ مخوٹھہ عمر تخمیناً ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن شہر ڈیرہ غازیخاں صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ میری جائیداد از قسم سکنی وزرعی کچھ نہیں۔ میرے زیورات حسب ذیل ہیں۔

ایک جوڑی کانٹا طلائی مالیتی مبلغ ۵۰/- روپے۔ اور ایک جوڑہ چوڑی طلائی مالیتی مبلغ ۱۰۰/- روپیہ۔ ونیز یکصد پچاس روپیہ بقایا حق مہر ہے۔ جو بذمہ خاوندم ہے۔ جو انہوں نے ابھی مجھے ادا کرنا ہے۔ اس حساب سے کل میری جائیداد مبلغ تین صد روپیہ ہے۔ میں اسکے دسواں حصہ کی وصیت بخوشی خود بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد میری ہوگی۔ اسکے دسواں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ موصوف ہوگی۔

الامۃ غلام فاطمہ۔ گواہ شد۔ ایم عبدالرحمٰن احمدی خاوند موصیہ گواہ شد۔ ملک عزیز محمد وکیل و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں

۵۵۵۳ منکہ امۃ الرحمٰن زوجہ میر اماں اللہ صاحب قوم ڈار عمر قریباً ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخ پور ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائیداد اس وقت ایک جوڑی کانٹے طلائی۔ دو عدد انگشتری طلائی اور ایک جوڑی کلپ طلائی ہیں۔ جن سب کا وزن تین تولہ ہے۔ جس کی کل قیمت مبلغ ایک سو دس روپے ہے۔ اور پانصد روپیہ مہر ہے۔ یعنی

کل جائیداد مبلغ چھ سو دس روپے ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے بعد جس قدر اور بھی جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

الامۃ۔ بقلم خود امۃ الرحمٰن اہلیہ میراماں اللہ صاحب۔ گواہ شد۔ عبد القادر برادر موصیہ۔ گواہ شد۔ میراماں اللہ خاوند موصیہ

۵۴۲۵ منکہ امۃ اللہ بیگم زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کڑیال ڈاک خانہ خاص تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴ ۷/۳۹ بروز جمعہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری اسوقت جائیداد مبلغ چارسو روپیہ مہر ہے جو بذمہ خاوندم ہے۔ اسکے دسویں حصہ کی وصیت بقائمی ہوش وحواس کرتی ہوں۔ جو نقدی کی صورت میں داخل خزانہ بیت المال یعنی مبلغ للعہ (۴۰) روپے کرونگی۔ ماسوا اسکے مبلغ ۳۰ عارضی طور پر آمدن بھی ہے۔ جس کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ نیز میری وفات کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ۔ امۃ اللہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ نذر حسین انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد۔ غلام محمد خاوند موصیہ بقلم خود۔

۵۵۰۶ منکہ حسن بی بی بیوہ مولوی نظام الدین صاحب مرحوم قوم علماء عمر ۷۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن موضع بھینیاں گجراں ڈاکخانہ داؤد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۱۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک ہسیرہ قیمتی ۲۰/- وبالیاں دو عدد قیمتی دس روپے مبلغ ستر روپے نقد ہیں۔ اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف کرتی ہوں

الامۃ نشان انگوٹھا حسن بی بی موصیہ۔ گواہ شد۔ غلام رسول پسر موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ عظیم الرحمٰن بقلم خود کارکن نظارت امور عامہ

۵۳۹۴ منکہ نصیبہ بیگم زوجہ مولا بخش صاحب قوم لنگاہ راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ادرحمہ ڈاکخانہ بھابڑہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲ ۶/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد ۱۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اسکے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا مہر ۴۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔

الامۃ۔ نصیبہ بیگم بقلم خود اول معلمہ زنانہ مدرسہ ادرحمہ۔ گواہ شد۔ مولا بخش بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ مستری غلام محمد چغتائی

۵۵۳۹ منکہ بصراء بی بی زوجہ عزیز احمد قوم لڑکا عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سمرا ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ ۱۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت نقد ایک سو پینتیس روپے ہے۔ میں اس جائیداد کے تیسرے حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت اگر کوئی جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی تیسرے حصہ کی مالک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مذکورہ جائیداد موجودہ کا ۱/۱۰ حصہ میں اس وقت نقد ادا کرتی ہوں۔

الامتہ نشان انگوٹھا بصرا بی بی۔ گواہ شد خلیل احمد بقلم خود گواہ شد نشان انگوٹھا عزیز احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد منشی عبدالخالق سکرٹری مال لودہراں۔ گواہ شد۔ غلام احمد پوسٹل کلرک پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ لودہراں۔ ملتان۔

۵۵۳۵ منکہ شریف بیگم زوجہ چوہدری سلطان علی صاحب قوم جٹ مہار عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن گکھڑ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو میرے خاوند چوہدری سلطان علی صاحب کے ذمہ واجب الادا ہے۔

۲۔ (ا) زیور گلوبند طلائی وزنی ۶ تولہ قیمتی ۲۰۰/- روپیہ (ب) نفیسیاں طلائی وزنی قریباً پانچ تولہ قیمتی اندازاً ۱۵۰/- روپیہ (ج) ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی ڈیڑھ تولہ قیمتی ۵۰/- روپے (د) دو عدد مندری طلائی وزنی ایک تولہ ۳۰/- روپیہ (ح) ایک جوڑی پونچیاں وزنی ۳۸ تولہ قیمتی ۲۰/- روپے۔ کل زیور قیمتی ۴۵۰/- روپے

۳۔ مجھے اپنے والد صاحب چوہدری غلام احمد نمبردار ساکن تکوے ضلع سیالکوٹ کی جائیداد میں سے شرعی حصہ مبلغ ۴۰۰/- روپیہ واجب الوصول ہے۔ میری کل جائیداد جس کی تفصیل اوپر درج کی گئی ہے ۱۸۵۰/- روپے کی ہے۔ میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد میری کل جائیداد کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب ہوگی۔ اگر اس جائیداد کے علاوہ جس کی تفصیل پشت ہذا پر درج ہے کوئی اور ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں بفضل خدا کوشش کرونگی کہ حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کروں۔ اسلئے جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کروں۔ اس کو میرے حصہ وصیت سے منہا کر دیا جائے۔ اگر حصہ وصیت کل یا اس کا کوئی حصہ میری زندگی میں ادا نہ ہو۔ تو میرے خاوند چوہدری سلطان علی صاحب ساکن گکھڑ ضلع گوجرانوالہ ادائیگی کے ذمہ وار ہوں گے۔ اسوقت میری کوئی ماہوار آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت میری کوئی آمد ہوئی۔ تو اس کا بھی دسواں حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کردوں گی۔

الموصیہ۔ شریف بیگم۔ گواہ شد چوہدری سلطان علی بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد غلام احمد والد موصیہ۔ گواہ شد۔ عبداللہ مہار برادر موصیہ۔

۵۵۳۶ منکہ سلامت بی بی زوجہ خدا بخش صاحب قوم لڑ عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن سمراء ڈاکخانہ لودہراں ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

صرف نقد ایک سو بیس روپے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں یہ رقم انشاء اللہ اپنی زندگی میں ادا کردونگی۔ نیز میری وفات کے وقت اگر اس کے علاوہ جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

العبدہ۔ نشان انگوٹھا سلامت بی بی موصیہ۔ گواہ شد۔ عبد الرحمن پسر موصیہ۔ گواہ شد۔ مستری عبد الخالق سکرٹری مال انجمن احمدیہ لودہراں بقلم خود۔

نمبر ۵۵۴۰ منکہ نواب بی بی زوجہ چوہدری چراغدین صاحب قوم آرائیں عمرہ ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع گوکھووال چک نمبر ۲۷۶ ڈاکخانہ کرتارپور چک نمبر ۲۷۵ ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے

پھول طلائی یک تولہ ۳۵/-۔ ڈنڈیاں یک تولہ ۳۵/-۔ نتھ یک تولہ ۳۶/- قرضہ بذمہ خاوندم ۲۱۰/-۔ کل ۳۱۶/- روپے مذکورہ بالا جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبدہ۔ نشان انگوٹھا نواب بی بی۔ گواہ شد۔ محمد اسحاق لائلپوری گوکھووال چک نمبر ۲۷۶۔ گواہ شد۔ بقلم خود چراغدین نمبردار چک نمبر ۲۷۶ خاوند موصیہ۔

نمبر ۵۵۳۴ منکہ سیدہ وزیر بیگم بنت سید پیر حاجی احمد قوم سید پیشہ معلمہ عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ہوشیارپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اسوقت جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ البتہ میری ماہوار آمد مبلغ ۲۳ روپے ماہوار ہے۔ لہذا اس آمد کا تاحیات ۱/۱۰ حصہ وصیت ادا کرتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبدہ سیدہ وزیر بیگم بقلم خود نائب معلمہ اردو گرلز سکول ہوشیارپور۔ گواہ شد۔ سید پیر احمد احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ ہوشیارپور۔ گواہ شد۔ محمد رمضان ریڈر کورٹ دہلی بحروف انگریزی۔

نمبر ۵۵۳۲ منکہ آمنہ بی بی زوجہ محمد عظیم صاحب قوم قریشی عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۲۰ء ساکن گجو چک ڈاکخانہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ صرف ایک سو روپیہ مہر ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبدہ۔ نشان انگوٹھا آمنہ بی بی۔ گواہ شد۔ محمد عظیم خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد۔ محمد شریف ہاشمی پسر موصیہ بقلم خود

نمبر ۵۵۳۱ منکہ خورشید بیگم زوجہ چوہدری عبد المنان خانصاحب قوم راجپوت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کریام ضلع جالندھر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) زیورات قیمتی اندازاً دو ہزار روپیہ

(۲) مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوندم

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وعدہ کرتی ہوں کہ اگر میری وفات کے وقت کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ورثاء کا فرض ہوگا۔ کہ میرے بعد میری اس وصیت کی پوری پوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پابندی کریں۔ الامۃ۔ خورشید بیگم زوجہ چوہدری عبدالمنان خانصاحب بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی۔ موصیہ۔
گواہ شد۔ عبدالمنان پلیڈر نواں شہر خاوند موصیہ۔
گواہ شد۔ حاجی غلام احمدؐ امیر جماعت احمدیہ کریام ضلع جالندھر

۵۵۲۹ منکہ فرخندہ اختر زوجہ ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب اخوند قوم سید عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷ ۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ کل زیور -/۱۳۲۰ روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے۔ ایک مکان بناکر دینا ہے۔ جو ابھی نہیں بنا۔ اس جائیداد کی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ جو مکان میرے شوہر نے بناکر دینا ہے۔ اس کی قیمت اندازاً ۲ ۱/۲ ہزار ہوگی۔
العبدہ۔ فرخندہ اختر بقلم خود۔ گواہ شد۔ سید سردار حسین شاہ بحروف انگریزی افسر تعمیر قادیان۔ گواہ شد۔ عبدالعزیز بحروف انگریزی خاوند موصیہ۔

۵۵۴۳ منکہ کرامۃ النساء زوجہ بابو محمد بخش صاحب قوم آرائیں عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن سنور ریاست پٹیالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۴/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد مہر پانصد روپیہ ہے۔ اس کے عوض میں مجھے میرے خاوند نے پانصد روپیہ کا زیور دیدیا ہے اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں یہ بھی لکھ دیتی ہوں کہ اگر میری وفات کے بعد کوئی مزید جائیداد ثابت ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم وصیت کی مد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیا کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط۔ العبدہ۔ کرامۃ النساء
گواہ شد۔ مولا بخش مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔
گواہ شد۔ عطاء الرحمٰن مولوی فاضل قادیان۔
گواہ شد۔ عبدالرحمٰن یحییٰ کارکن بیت المال۔
گواہ شد۔ محمدؐ بخش خاوند موصیہ۔

۵۵۴۲ منکہ سارہ بیگم زوجہ ہیڈ جمعدار محمد خاں صاحب قوم بھٹی عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع جہلم۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱ ۱۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ صرف حق مہر سے مبلغ دوصد روپے کا زیور جن کے نصف یکصد روپیہ ہوتے ہیں۔ میرے پاس موجود ہے۔ جس کے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ العبدہ۔ سارہ بیگم بقلم خود۔
گواہ شد۔ ہیڈ جمعدار محمد خاں ہیڈ ورکس سلیمانکی ضلع فیروزپور
گواہ شد۔ فضل الدین نسیم متصل مکان ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب دارالبرکات قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۵۵۴۵ منکہ مریم المعروف رنجأ زوجہ لابی پونتونگ ساکن بیڈانگ سماٹرا - ۱۹۳۱ء میں بیعت سے مشرف ہوئی - آج بتاریخ ۱۱ فروری ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

میری موجودہ جائیداد جس پر میرا پورا تصرف ہے اور جس کی میں وصیت کر سکتی ہوں - مختلف جگہوں پر غیر منقولہ جائیداد کی صورت میں ہے - جس کی کل قیمت ۳۵/- ۳ گولڈن ہے - اب میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اگر میری زندگی رہی - تو جتنی آمدنی مذکورہ بالا جائیداد کی ہوگا - اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتی رہونگی +

الامۃ - مریم + گواہ شد - ابو بکر مولوی فاضل -
گواہ شد - L.B.P toa خاوند موصیہ -

۵۵۱۸ منکہ زینب النساء بیگم زوجہ سید محمد شاہ صاحب قوم چوغطہ عمر پچپن سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۰۸ء ساکن شاہ مسکین ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۴۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

میری اس وقت جائیداد مبلغ پانصد روپیہ (۵۰۰/-) کی ہے - جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں - اگر اس کے علاوہ میری موت کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو - تو ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی + فقط یکم جنوری سنہ ۱۹۴۰ء

کاتب الحروف سید محمد شاہ بقلم خود -

نوٹ :- مذکورہ بالا جائیداد میں مہر اور زیور شامل ہیں + والسلام

سید ولایت شاہ امیر جماعت احمدیہ شاہ مسکین -

العبدہ - زینب النساء بیگم + گواہ شد - سید ولایت شاہ امیر جماعت شاہ مسکین + گواہ شد - محمد یعقوب بقلم خود ڈرائینگ ماسٹر ٹی - آئی ہائی سکول قادیان -

۵۵۱۷ میں مریم بی بی زوجہ اللہ بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ دسمبر ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

میری اس وقت جائیداد چند زیورات ہیں - جن کی قیمت ۱۶۰/- روپیہ ہے - کانٹے ۲ تولہ قیمت ۱۲۰/- روپیہ ہے - چھوٹے کانٹے ۶ ماشہ قیمت بیس روپیہ ہے - مندری ۶ ماشہ قیمت ۲۰/۵ روپیہ - جسکی وصیت ۱/۳ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - مہر مبلغ بتیس ۳۲ روپیہ خاوند سے وصول کر لیا ہے - اگر میرے مرنے کے بعد جائیداد زائد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں - جس کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اسکے علاوہ ۸/ ماہوار چندہ حصہ وصیت ادا کرتی رہوں گی - انشاء اللہ

الامۃ - مریم بی بی زوجہ بابو اللہ بخش -
گواہ شد - اللہ بخش سب پوسٹ ماسٹر حضرو ضلع کیمبل پور ۳۰ ۱۲/۳۹ گواہ شد - مرزا محمد حسین سکرٹری وصایا محلہ دار الرحمت قادیان ۳۰ ۱۲/۳۹ +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید اقتباسات

انوکھی محبّت

دن بھر گھر سے باہر رہنے کے بعد جب خاوند واپس آتا ہے۔ تو وہ اس بات کا متمنی ہوتا ہے کہ بیوی صحیح معنوں میں اس کی شریکِ زندگی ثابت ہو۔ اس کی آؤ بھگت کرے۔ اسکے دُکھ اور سُکھ میں شریک ہو۔ اور اپنی گوناگوں دلکشیوں سے خاوند کی دن بھر کی تھکاوٹ کو دُور کر دے۔ لیکن عام طور پر ایک ہندوستانی خاوند جب شام کیوقت گھر کی چاردیواری میں قدم رکھتا ہے تو اس کی تمام اُمیدوں اور ولولوں پر پانی پھر جاتا ہے۔ وہ یہ دیکھنے کا خواہاں ہوتا ہے کہ بیوی گھر کی بیگم دکھائی دے۔ اور بیوی کا یہ حال کہ جمعہ جمعہ آٹھویں روز کپڑے بدلے۔

میاں یہ چاہتے ہیں کہ بیوی گھر میں انسان کی صورت دکھائی دے۔ لیکن بیوی یہ خیال کرتی ہے کہ گھر میں کسی کو بناؤ سنگار دکھانا تھوڑا مقصود ہے۔ جس حال میں بھی دن گذرتے جائیں غنیمت ہے۔ اس خیال سے نہ تو وہ سر میں تیل ڈالتی ہے نہ کپڑے بدلتی ہے۔ جب پُوچھا جائے تو کفایت شعاری کا اصُول پیش کیا جاتا ہے۔ میاں کے نفع نقصان کے احساس کا اظہار کیا جاتا ہے۔ گویا کہ وہ میاں کی محبّت کی خاطر ایسی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے۔

ازدواجی زندگی میں کئی ایسے مواقع پیش آتے ہیں جبکہ میاں بیوی کے لئے تخلیہ میں باہمی مشورہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر کبھی میاں تنہائی میں بیوی سے راز و نیاز کی باتیں کرنے کے خواہشمند ہوں اور اسے اپنے پاس اس غرض سے بُلائیں۔ تو بیوی چُولھے کے پاس بیٹھی ہُوئی وہیں سے جواب دیتے ہُوئے کہتی ہے "آخر ایسی کونسی راز کی بات ہے، جو اسی وقت مجھے یاد کیا جارہا ہے۔ وہیں سے کہہ دو۔ اسوقت تو مَیں آپ کے لئے ہی پراٹھے پکا رہی ہوں۔ بھلا انکو چھوڑ کر چلی آؤں۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے"۔

ہر چیز کی حد ہوتی ہے۔ ایک انسان کب تک صبر کئے جائے۔ میاں جب دیکھتے ہیں کہ بیوی گھریلو زندگی کو خوشگوار بنانے کے ضروری اصولوں سے نابلد ہے تو وہ مجبور ہو کر اس امر کا احساس دلانا چاہتے ہیں۔ اور اگر کبھی اس غرض سے اپنے دوستوں میں سے کسی ایک کی بیوی کی تعریف میں چند جملے کہہ دیں۔ تو بیوی اس سے کچھ اور ہی معنی اخذ کرتی ہے۔ اور شکایت کے طور پر کہہ دیتی ہے۔ "جب دیکھو دوسروں کی بیویوں کی تعریف ہوتی ہے۔ ... مجھے حسرت ہی رہی کہ کبھی بھولے مُنہ سے مجھے بھی اچھا کہہ دیتے ..... مَیں ایسی ہی بُری تھی تو بیاہ کر کیوں لائے تھے"!

یہ کہکر وہ آنکھوں میں آنسو بھر لاتی ہے۔ گویا کہ یہ آنسو خاوند کی محبّت کا زندہ اور ناقابل تردید ثبوت ہے میاں بیچارے یہ کیفیت دیکھ کر سکتے کے عالم میں رہ جاتے ہیں۔ انہیں لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں۔ اور بیوی جسے محبّت کہتی ہے۔ میاں کو اس سے وحشت ہوتی ہے۔ آخر وہ تنگ آکر اس حقیقت کا اظہار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ جسے وہ چاہتا تھا کہ ظاہر نہ کیا جائے۔ اور کہتا ہے۔ "بیوی! خدا کی پناہ۔ جہنم میں جاؤ تم اور تمہاری محبّت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے ایسی محبت کی ضرورت نہیں . . . .

. . . مجھے اپنی زندگی کے لئے ایک ساتھی کیضرورت ہے نہ کہ تم جیسی دلدار کی جو جی کا کال بن کر رہ جائے۔

. . . . زمین بدل سکتی ہے۔ آسمان میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ منقلب ہو سکتا ہے لیکن خبردار! دیکھنا تم اپنی عادت میں کسی قسم کا فرق نہ آنے دینا . . . .“

اس پر بھی بیوی جب کبھی اپنی ملنے والی عورتوں میں بیٹھتی ہے تو قسمت کا گلہ کرتے ہوئے کہتی ہے۔ ”وہ کیا کریں بہن! اُس کے ہاں سے زندگی کا سُکھ لائے ہی نہ تھے۔ . . . . رات دن خاوند کی خدمتگذاری میں کٹتے ہیں لیکن پھر بھی اُن کی خوشنودی حاصل نہیں ہوتی اور وہ کھچے ہی رہتے ہیں۔“

یہ چند ایک مثالیں ہیں جو یہاں پیش کی گئی ہیں اور جو ہندوستانی گھروں میں روزمرہ زندگی میں مشاہدہ کی جا سکتی ہیں۔ اس قسم کے واقعات سے ازدواجی زندگی میں جو تلخیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں وہ ہماری معاشرتی زندگی کو گھُن کی طرح آہستہ آہستہ کھا رہی ہیں۔ اور اس کی بُنیادیں کھوکھلی کر رہی ہیں۔ ان کا تدارک نہ تو شکوہ شکایت سے ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی قسمت کا گلہ کرنے سے ان کے دفعیہ کی کوئی صورت نظر آتی ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہندوستانی زندگی کی ان خانگی کمزوریوں کا گہرا مطالعہ کیا جائے۔ عورتوں کو ازدواجی زندگی میں قدم رکھنے سے پیشتر ان کو آئندہ زندگی کے فرائض سے آگاہ کیا جائے۔ اور ان فرائض کی احسن طور پر انجام دہی کے لئے انہیں پوری طرح تیار کیا جائے۔

(ماخوذ از ”ریاست“ دہلی)

مشہور دائی مائی بیگم کے پچاس سالہ تجربہ کا نچوڑ

اکسیر سیلان الرحم

یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام جسمانی صحت کو ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو رفع کر دیتی ہے مثلاً سیلان الرحم۔ جریان الرحم۔ لیکوریا (یعنی سفید یا زرد رطوبت کا خارج ہونا) جس کی وجہ سے عورتیں بہت کمزور ہو جاتی ہیں۔ کمر میں درد رہتا ہے۔ اور آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہے کام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ ان کیلئے یہ دوا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اور صرف دو ۲ ہفتہ دوا کا استعمال اس نامراد بیماری کو جڑھ سے اکھاڑ کر ہمیشہ کیلئے نیست و نابود کر دیتی ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اگر ہر ایک عورت بچہ پیدا ہونے کے بعد اس دوا کو دو ۲ ہفتہ تک استعمال کرے تو اسکی تمام خرابیاں جو کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد عموماً ہو جایا کرتی ہیں رفع ہو جاتی ہیں اور دوشیزگی کی مکمل کیفیت اس دوا سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اندرونی کیفیت میں بالکل نیا تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ خدا کی قدرت ہے دوا میں عجیب تاثیر دکھائی دیتی ہے۔ زیادہ تعریف مانع اخلاق ہے عقلمند را اشارہ کافی است۔ ایام حمل میں جنین کی محافظ اور خون کو بند کرتی ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوگا قیمت ۱۵ دن کی دوائی صرف دو ۲ روپے محصولڈاک علاوہ

نوٹ:- عورتوں کی تمام پوشیدہ امراض کا علاج مفصل حالات آنے پر نہایت غور سے کیا جاتا ہے۔ ایسے حالات میں صرف عورتیں ہی خط و کتابت کریں جو کہ بالکل پوشیدہ رکھی جاتی ہے۔ جواب کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔ دوائی ملنے اور خط و کتابت کا پتہ:- مشہور دائی مائی بیگم جالندھر شہر (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کٹ ورک

اس کٹائی کے کونے کے پھولوں کو حسب پسند رنگوں سے ایمبرائیڈی سے اور جہاں × اس قسم کے نشان ہیں۔ ان کو کٹ ورک بٹن ہول سے بنائیں۔ نہایت دلفریب معلوم ہوگا۔

(آنسہ حمیدہ بیگم قادیان)

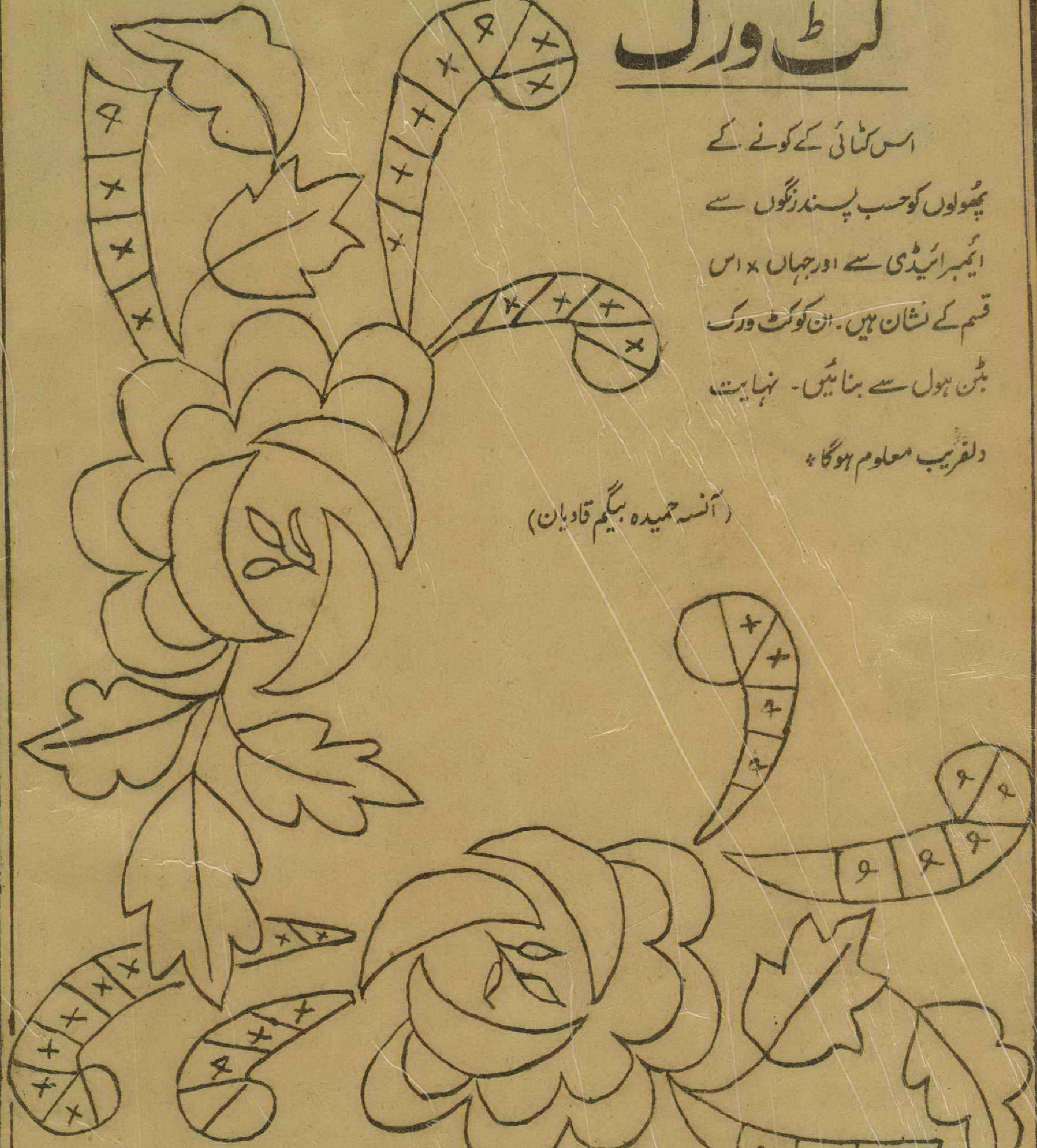

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا